REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN.61/57 REGD NO P/GDP-3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۵ شمارہ ۲۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

پیشوایانِ مذاہب نمبر

شرحِ چندہ
سالانہ:- ۱۵ روپے
ششماہی:- ۸ روپے
ممالکِ غیر:- ۳۰ روپے
فی پرچہ:- ۳۰ پیسے

پیشوایانِ مذاہب نمبر

ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:-
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

یہ اصول نہایت پیارا اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے

کہ

ہم تمام ان نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا صلح کُن اور امن بخش پیغام!

".... یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور کروڑہا لوگ اس مذہب میں آگئے ..... خدا جو رحیم و کریم ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو ایک جھوٹے کو ناحق فروغ دے کر اور اس کے مذہب کی جڑھ جما کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے۔ اور نہ جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص باوجود مفتری اور کذاب ہونے کے دنیا کی نظر میں سچے نبیوں کا ہم پلہ ہو جائے۔

پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدے والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئیے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں بلکہ چاہیئے کہ اس قوم کے موجود دستور العمل پر اعتراض کریں۔ اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا۔ اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانۂ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پائے وہ اپنی اصلیت کی رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔" (تحفۂ قیصریہ صفحہ ۷ تا ۹)

[illegible]

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۵ | شمارہ ۴۳

۲۶ شوال ۱۳۹۶ ہجری | ۱۴ اخاء ۱۳۵۵ ہش | ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء

مذہبی پیشوا ــ اور ــ اُن کا احترام

بھوکے کو کھانا کھلانے والے، ننگے کیلئے کپڑا مہیا کرنے والے، کسی بیمار کا علاج کرنے والے کسی بھولے بھٹکے مسافر کو رستہ دکھانے والے اگر ہماری طرف سے دلی عزت واحترام کے حق دار ہیں تو وہ بزرگ ہستیاں جو انسان کی رُوحانی ہدایت اور اس کی راہنمائی کے لئے آتی رہی ہیں اور نوعِ انسان کی رُوح کی صفائی اور اس کی پاکیزگی کے سامان کرکے سچے خالق ومالک کے ساتھ اس کا تعلق جوڑ دینے کا ذریعہ بنتی رہی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی وہ کہیں زیادہ ہمارے دلی احترام اور قدر ومنزلت کی حق دار ہیں۔ اس لئے کہ انسان صرف جسم ہی جسم کا نام نہیں بلکہ جسم اور رُوح دونوں کے مجموعے کا نام انسان ہے جب سے یہ دُنیا بنی اور حضرت انسان اس میں آباد ہوا اس کے پیدا کرنے والے نے اس کے جسم کی نشوونما اور اس کے لئے مختلف قسم کے آرام وآسائش کے سامان کئے وہ اناج جو ہزاروں ہزار سال پہلے پیدا ہوا وہ اس وقت کی نسلِ انسانی کے کام آیا اور جب ہمارا زمانہ آیا تو اس زمانے کی سہولت کے لئے خدائے قادر وتوانا نے نیا اناج پیدا کیا۔ اس طرح جب سے یہ نسلِ انسانی کا سلسلہ چلا اور انسانی نسل اس معمورہ پر آباد ہوئی تو اس کی رُوحانی اصلاح اور بہبود کے لئے خدا تعالےٰ نے رُوحانی برگزیدہ ہستیوں کو بھیجا۔ وہ انسانوں جیسے ہوتے ہوئے ان کی رُوحانی رہبری کرتے رہے اس لئے ان کے لئے بھی ہمارے دلوں میں اسی طرح کی ممنونیت اور عزت وتکریم کے جذبات موجزن رہنے چاہئیں جیسا کہ ہم ان مادی دنیا کی تعمیر وترقی میں مدد کرنے والوں کے لئے پاتے ہیں۔

پھر رُوحانی سفر کے یہ راہنما خواہ کسی بھی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں خواہ کسی بھی بعید وقریب زمانہ سے اُن کا تعلق ہو عزت واحترام کے لحاظ سے ہمارے لئے برابر کی پوزیشن رکھتے ہیں۔ کسی بھی خطۂ ارضی کے باسی کسی بھی رنگ ونسل کے یہ بزرگ انسان ہمارے لئے قابلِ صد احترام ہیں اُن میں سے کسی ایک کے بارہ میں بے ادبی کے کلمات مُنہ پر لانا تو درکنار دل میں ان کی نسبت ایسا ویسا خیال ہی لانا بہت بڑا گناہ ہے۔

ہندوستان بہت بڑا مُلک ہے اس کی بڑائی رقبہ اور آبادی کے لحاظ ہی سے نہیں بلکہ اس پہلو سے بھی یہ بہت بڑا مُلک ہے کہ اس کے بسنے والے مذہبی نُقطۂ نظر سے اس قدر مختلف مکاتبِ فکر رکھتے ہیں کہ دنیا کا شاید ہی کوئی دُوسرا مُلک اس کا مقابلہ کرسکتا ہو اور عجیب تربات تو یہ ہے کہ صدیوں سے یہ مختلف النوع مذاہب کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے چلے آتے اور قریبی رشتہ داروں کی طرح ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں ساتھ دیتے رہے۔ بھارت کی اس عظمت اور بڑائی کو داغدار کرنے اور اس سرزمین پر اپنے قدم زیادہ پختگی کے ساتھ جما لینے کے لئے پچھلے وقتوں میں غیر مُلکی شاطروں نے مُلک واسیوں میں ایک دوسرے کے خلاف مذہبی منافرت پھیلانے کے بیج بوئے اور کچھ وقت تک اس سے ناواجب فائدہ اُٹھایا۔ لیکن آزادی کے ان تیس سالوں میں غیر مُلکی شاطروں کی چالاکیوں کا پردہ چاک ہوچکا ہے ہر بھارتی خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے مذہبی منافرت کے نقصان کی شدت کو خوب سمجھ چکا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جُوں جُوں مُلک واسیوں میں حُبّ الوطنی کا جذبہ اُبھرتا جاتا ہے باہم اتحاد واتفاق کے ساتھ مُلک کی تعمیر وترقی کے لئے سب مُلک واسیوں کی متحدہ مساعی کو زیادہ بہتر طور پر سمجھا جانے لگا ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ وہ طاقت جو محض مذہبی مناقشات کی نذر ہو جایا کرتی تھی اب مُلک کی تعمیر نو اور اس کی ترقی اور سربلندی کے لئے خرچ ہو رہی ہے۔ اور اس کے خوش کُن نتائج منصۂ شہود پر آ رہے ہیں ـــ !!

جن دنوں ہمارے مُلک میں غیر مُلکیوں کی مذموم حرکات کے نتیجہ میں مذہبی مناقشات کا بازار گرم تھا۔ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے قُرآن کریم کی ابدی صداقت کا عَلم

اَخبارِ احمدیہ

★ــ قادیان ۱۸ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم غلام احمد صاحب پسر محترم مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم درویش نے بتایا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۹/۲۰ اکتوبر کی درمیانی شب کو لندن سے کراچی اور پھر ۲۰ اکتوبر کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔
احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

★ــ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بدستور یہی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ کمزوری اور بے چینی بہت زیادہ ہے کافی کافی دیر بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔

★ــ قادیان ۱۸ اخاء (اکتوبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالےٰ خیریت سے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

★ــ قادیان ۱۸ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالےٰ خیریت سے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ؛

بلند کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کو اس بات کی دعوت دی کہ باہمی اختلافات ختم کرتے ہوئے آپس میں جلد صُلح کرلیں جس کی بُنیاد یہ ہے کہ ہم سب جو اس ملک کے واسی ہیں ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی ویسی ہی عزت وتکریم کریں جیسا کہ اپنے پیشواؤں کی کرتے ہیں چنانچہ آپؑ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک مشہور ومعروف لیکچر تیار کیا جو بعد میں "پیغامِ صُلح" کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں آپ نے اپنے ہم وطنوں کو اس بات کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرمایا:ـــ

"یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہوسکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہوسکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مُسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دُوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قوم دُوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہے گی۔ تو وہ بھی داغِ حقارت سے نہیں بچے گی اور اگر کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اُٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دُوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اس کی اس شخص کی مثال ہے جو کہ ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہٖ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہوگئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت بھی ترقی کرنا زیب ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے....."

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی یہ تحریر مئی ۱۹۰۸ء کی ہے۔ اس مقام پر آگے چل کر جس بات کی طرف آپؑ نے توجہ دلائی بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ وہ کس قدر اہم تھی حضورؑ نے فرمایا:

"ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو **صُلح** کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صُلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں زلزلے آ رہے ہیں قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صُلح کریں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صُلح کی مانع ہے اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اس قوم کی گردن پر ہوگا۔ (رسالہ پیغامِ صُلح ص۵ و ص۶)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھارت واسیوں میں باہمی محبت والفت پیدا کرنے اور

(باقی ص۱۲ پر دیکھئے)

تبرکات

ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت

از قلم حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہم مضامین پر اخبار میں قلم اُٹھانے کے یہی معنی ہوا کرتے ہیں کہ اُن کے کسی ایک پہلو پر روشنی ڈال دی جائے۔ ورنہ جو مضامین کہ سینکڑوں صفحات کے محتاج ہیں انہیں ایک دو صفحات میں لے آنا یقیناً انسانی طاقت سے بالا ہے۔ مَیں بھی مذکورہ بالا مضمون کے متعلق جو اپنی تفصیلات کیلئے بیسیوں مجلدات کا محتاج ہے بلکہ پھر بھی ختم نہیں ہو سکتا، یہی طریق اختیار کروں گا۔

خدا تعالیٰ کا کلمہ

انبیاء خدا تعالیٰ کا کلمہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (کہف) تو کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور اُن سے میرے کلمات کی توضیح اور تشریح کی جائے تو سمندر ختم ہو جائیں گے مگر میرے کلمات کے کمالات کا بیان ختم نہ ہوگا۔ خواہ اسی قدر سیاہی ہم اور بھی کیوں نہ پیدا کر دیں۔ غرض نبوت کا مضمون تو ایک نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ مگر موقع کے لحاظ سے اس کا ایک قطرہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

نبی کے کام

قرآن کریم نے نبی کے چار کام مقرر فرمائے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا میں اس کا اشارہ ہے۔ اُن کی دُعا قرآن کریم میں یوں نقل ہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (بقرہ ع ۱۵) اے ہمارے ربّ اہل مکہ میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو اُنہیں میں سے ہو اور ان کو تیرے نشانات سُنائے اور اُنہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے اور اُنہیں پاک کرے۔

ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نبی کے کاموں کا ایک بہترین نقشہ ہے جو اس دُعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھینچ دیا ہے۔ نبی کا کام (۱) اللہ تعالیٰ کی آیات کا سُنانا (۲) کتاب کا سکھانا (۳) حکمت کی باتوں کی تعلیم دینا اور (۴) لوگوں کے نفوس کو پاک کرنا ہے کیا اس سے زیادہ مختصر الفاظ میں کوئی اور نقشہ نبی کے کاموں کا کھینچا جا سکتا ہے؟

اب ہم دیکھیں کہ ان کاموں کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ثابت ہوتے ہیں؟

نبی کا پہلا کام آیات سُنانا

پہلا کام نبی کا آیات کا سُنانا بتایا گیا ہے آیۃ کے معنی عربی زبان میں عبرت اور دلیل کے ہوتے ہیں جو چیز کسی اور چیز کی طرف رہنمائی کرے وہ آیۃ ہے پس آیات کے سُنانے کا یہ مطلب ہوا کہ ایسی باتیں بتائیں جو اُمورِ غیبیہ پر ایمان لانے کا موجب ہوں۔ کیونکہ اُمورِ غیبیہ ایسے امور ہیں کہ انسان ان تک خود نہیں رسائی پا سکتا۔ خدا تعالیٰ کا وجود سب سے مقدم ہے بلکہ ایک ہی حقیقی وجود ہے مگر وہ اس قدر وراء الورا ہے کہ اس تک پہنچنا انسانی طاقت سے بالا ہے اس تک پہنچنے کا ذریعہ محض دلائل اور براہین اور وہ عرفان اور مشاہدہ ظہورِ صفاتِ الٰہیہ ہو سکتا ہے جو ہمیں اس کے قریب کر دے اور اُس کے وجود کے متعلق ہمارے دلوں میں کوئی شک باقی نہ چھوڑے۔ یہی حال قانونِ قدرت کے ظہور کا اور ملائکہ کا اور رسالت کا اور کلامِ الٰہی کا اور بعث بعد الموت کا ہے۔ اُن میں سے ایک چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کی سمجھ انسان کو براہِ راست ہو سکتی ہو۔ بلکہ اُن میں سے ہر ایک شئے ایسے دلائل کی محتاج ہے جو ہمیں رُوحانی اور عقلی طور پر ان کے قریب کر دیں۔ اُن سے ہمیں ایسا اتصال بخش دے کہ گویا ہم نے اُنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

امور مذکورہ بالا کی اہمیت اس امر سے ثابت ہے کہ جس قدر بھی مذاہب ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں ان امور پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں اور کسی نہ کسی نام کے نیچے ان امور کو اپنے معتقدات میں شامل رکھتے ہیں۔ خواہ تشریحات میں کس قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ پس جو شخص بھی ان اُمور پر ایمان لانے کو ہمارے لئے آسان کر دیتا ہے اور ہمیں ایسے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے کہ جس جگہ کھڑے ہو کر ان امور کا گویا ایسا مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ وہ نبوت کے کام کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔

صفاتِ الٰہی کا بیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر جب ہم غور کرتے ہیں اور آپؐ کے کام کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مذکورہ بالا کام کو آپؐ نے ایسے بے نظیر طریق پر کیا ہے کہ اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق سب سے پہلی چیز اس کی صفات کا بیان ہے۔ ایک غیر محدود ہستی ہونے کے لحاظ سے وہ اپنی صفات ہی کے ذریعہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص صفاتِ الٰہیہ کو اس طرح بیان نہیں کرتا کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی عظمت دلنشین ہو اور دوسری طرف عقل اُن کا اس حد تک ادراک کر سکے جس حد تک کہ ان کا سمجھنا انسانی عقل کے لئے ممکن ہو، وہ ہرگز خدا تعالیٰ تک بندوں کو پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

توحیدِ الٰہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات خدا تعالیٰ کی بیان کی ہیں وہ ایسی ہیں کہ ایک طرف تو عقلِ انسانی ان سے تسلّی پا جاتی ہے۔ دوسری طرف وہ ایک غیر محدود اور قادر اور خالق ہستی کے بالکل شایانِ شان ہیں۔ آپؐ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کو تمام مادی قیدوں اور ظہوروں اور جلووں سے پاک ثابت کرتے ہیں اور اس کی توحید پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ تمام آلائشوں اور نقصوں سے اسے پاک قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کی محبت اور اپنی مخلوق کو اعلیٰ درجہ کے مقامات تک پہنچانے کی خواہش کو ایسے واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ انسانی دل محبت سے بھر جاتا ہے اور عقل مطمئن ہو جاتی ہے۔ مگر آپؐ اسی پر بس نہیں کرتے آپ اس اصل کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ وہ امور جن پر ایمان لانا انسان کی نجات کے لئے ضروری ہو ان پر ایمان لانے کی بنیاد صرف عقلی دلیل پر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ مشاہدہ پر ہونی چاہیئے تاکہ دل شک و شبہ کے احتمال سے بھی پاک ہو جائے اور آپؐ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات اس کے خاص بندوں کے لئے ایسے خاص رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں کہ اُن کے معجزانہ ظہور کو دیکھ کر انسان کا دل یقین کی آخری کیفیات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی حقیقت

ملائکہ کے متعلق جہاں ایک طرف آپؐ نے لوگوں کے خیالات کو رد کیا ہے جو اُن کے وجود ہی کے منکر ہیں وہاں اُن لوگوں کے خیالات کو بھی رد کیا ہے جو اُنہیں بادشاہی درباریوں کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں اور بتایا ہے کہ ملائکہ نظامِ عالم کے رُوحانی اور جسمانی سلسلہ میں اسی طرح ضروری وجود ہیں کہ جس طرح دوسرے نظر آنے والے اسباب۔ وہ ایک مادی خدا کے دربار کی رونق نہیں ہیں بلکہ ایک غیر مادی خدا کے احکامِ تکوین کی پہلی کڑیاں ہیں۔ اور روحانی اور جسمانی سلسلے پوری طرح اُن پر قائم ہیں اور جس طرح بنیاد کے بغیر عمارت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ملائکہ کے بغیر کائنات کا وجود ناممکن ہے۔

قانونِ قدرت کیا ہے

آپؐ نے قانونِ قدرت کو ایسا قریب الفہم کر دیا کہ مادی علل و اسباب کا دیکھنے والا سائنسدان اور عقلی موجبات کی موشگافی کرنے والا فلسفی اور رُوحانی اثرات پر نگہ رکھنے والا صوفی اور موٹی موٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے والا عامی یکساں طور پر تسلّی پا گیا۔ ہر ایک نے اسے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے دیکھا غور کیا اور اطمینان کا سانس لیا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی تصدیق کر دی کیونکہ مختلف پہلوؤں سے غور کرنے کے بعد جب ایک ہی

فضائلِ انبیاء کرام علیہم السلام

(از حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہر رسولے آفتابِ صدق بود — ہر رسولے بود مہر انورے

ہر رسول سچائی کا سورج تھا۔ ہر رسول نہایت روشن آفتاب تھا!

ہر رسولے بود ظلّ دیں پناہ — ہر رسولے بود باغ مثمرے

ہر رسول دین کو پناہ دینے والا سایہ تھا۔ اور ہر رسول ایک پھل دار باغ تھا!

گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک — کارِ دیں ماندے سراسر ابترے

اگر یہ پاک جماعت دُنیا میں نہ آتی تو دین کا کام بالکل ابتر رہ جاتا!

آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند — متحد در ذات و اصل و گوہرے

وہ سب ایک سیپی کے سَو موتی ہیں۔ جو ذات اور اصل اور چمک میں یکساں ہیں

اوّل آدم آخرش احمدؐ است — اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

اُن میں پہلا آدم اور آخری احمدؐ ہے۔ مبارک وہ جس نے آخری کو دیکھا

نتیجہ نکلے تو اس نتیجہ کی صحت میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت

آپ نے رسالت اور کلام الٰہی کی ضرورت کو قانون قدرت کی مثالوں سے ثابت کیا۔ وہ خدا جس نے جسمانی آنکھ کیلئے سورج کو پیدا کیا ہے کس طرح ممکن ہے کہ رُوحانی آنکھ کو کام کے قابل بنانے کیلئے اس نے رُوحانی سورج اور رُوحانی نور نہ پیدا کیا ہو۔ حالانکہ جسمانی آنکھ کا تعلق تو ایک محدود عرصہ سے ہے لیکن رُوحانی بینائی کا اثر انسان کی تمام آئندہ زندگی پر ہے خواہ اس دُنیا کی ہو خواہ اگلے جہاں کی۔

بعث بعد الموت

بعث مابعد الموت کے متعلق بھی آپ نے مختلف پہلوؤں سے بحث کی اور ایسے رنگ میں اسے پیش کیا کہ وہ ایک خالص علمی مسئلہ کی بجائے ایک عملی مسئلہ بن گیا۔ انسانی اعمال ایک زبردست جزاء کے طالب ہیں اور وہ جزاء اس امر کی مقتضی ہے کہ اُسے دوسروں کی نگہ سے مخفی رکھا جائے۔ کیونکہ اس عظیم الشان جزاء کے ظاہر ہو جانے پر انسانی اعمال اختیاری نہیں رہیں گے بلکہ ایک رنگ میں غیر اختیاری ہو جائیں گے۔ عالم آخرت ایک نئی دُنیا نہیں ہے بلکہ اسی دنیا کا ایک تسلسل ہے جس میں مادیات کے اثر سے آزاد ہو کر انسانی رُوح اسی راستہ پر بلا روک ٹوک چلنا شروع کر دیتی ہے جو اس نے اپنے اعمال کی داغ بیل ڈال کر اپنے لئے تیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ ایک ظلم و غصہ سے پُر بادشاہ نہیں اس کی صفات کے تقاضے نے انسان کو پیدا کیا تھا اور وہی صفات اس امر کی متقاضی ہیں کہ آخر کار انسان اپنے مقصد کو پا جائے اور کوئی پہلے اور کوئی پیچھے آخر اس وجود سے پیوست ہو جائے جس وجود کی رحمت اُسے عالم وجود میں لائی تھی۔

غرض ہر ایک مخفی مسئلہ کو جس پر ایمان کی بنیاد تھی وہم اور شک کے بادلوں سے نکال کر ایک چمکتے ہوئے سورج کی روشنی کے نیچے آپ نے رکھ دیا تاکہ ہر شخص اپنی عقل کی آنکھ سے اُسے دیکھ سکے اور اپنے روحانی ادراک سے اُسے چھو سکے اور وہم اور وسوسہ سے نکل کر یقین اور اطمینان حاصل کر سکے۔

نبی کا دوسرا کام۔ تعلیمِ کتاب

دوسرا کام نبی کا تعلیم کتاب ہے۔ اس کام کو بھی آپ نے ایسے رنگ میں پورا کیا ہے کہ کسی اور وجود میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے سب سے اوّل تو یہ بتایا کہ شریعت ایک فضل ہے۔ انسان اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کی بہتری کیلئے اس امر کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس پر اپنی مرضی کا اظہار کرے تاکہ اس روحانی سفر میں جس کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس کے کاموں کی بنیاد شک اور وہم پر نہ ہو بلکہ یقین اور وثوق پر ہو۔ شریعت ایک بوجھ نہیں جو آگے ہی بوجھ سے دبے ہوئے انسان کو کچلنے کے لئے اس کے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔ وہ کسی سزا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محبت کے تقاضے کے ماتحت اس کا نزول ہوا ہے اور ان مخفی گڑھوں اور بکدم چکر کھا جانے والے موڑوں اور سربلند اور سیدھی پہاڑیوں اور تیز اور سرعت سے بہنے والی ندیوں اور حد سے جھکی ہوئی شاخوں اور کانٹے دار جھاڑیوں اور گندگی اور میلے کے ڈھیروں سے مطلع کرنے کے لئے اتاری گئی ہے جو اس لمبے سفر میں انسان کے لئے تکلیف کا موجب اور اُسے اس کے سفر کو آرام سے طے کرنے سے محروم کر دینے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ وہ نہ سزا ہے نہ امتحان بلکہ رہنما ہے اور ہادی۔ اس کا حکم خدا تعالیٰ کی شان کو بڑھانے والا نہیں بلکہ ہر ایک حکم انسان کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے۔

عالمگیر شریعت

آپ نے دُنیا کے سامنے یہ ایک نیا نظریہ پیش کیا کہ شریعت عالمگیر ہونی چاہیئے اور اس میں مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے جو کتاب کہ مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ نہیں کرتی وہ گویا دنیا کے ایک حصہ کو نجات پانے سے بالکل محروم کر دیتی ہے اور اس طرح خود اس غرض کو معدوم کر دیتی ہے جس کے لئے اُسے دُنیا میں بھیجا گیا تھا۔

شریعت کے دو اہم امور

تیسرا اصل کتاب کی تعلیم میں آپ نے یہ مدنظر رکھا کہ شریعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو اہم ضرورتوں کو پورا کرے۔ ایک طرف تو اس میں ان تمام ضروری امور کے متعلق ہدایت ہو جن کا مذہبی، رُوحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ تعلق ہے اور دوسری طرف انسان کی ذہنی ترقی کے لئے اس میں گنجائش ہو اور وہ انسانی دماغ کو بالکل جامد بنا کر اس میں سڑاندھ نہ پیدا کر دے۔ ان دو اُصولوں کے ماتحت آپ نے ان دو خطرناک راستوں کو بند کر دیا جو حقیقی رُوحانیت کو تباہ کرنے کا باعث بن جایا کرتے ہیں۔ یعنی اباحت کے راستہ کو بھی جو انسان کے رُوحانی مفاد کو مادی لذات کی قربان گاہ پر قربان کروا دیا کرتا ہے۔ اور تقلیدِ جامد کے راستہ کو بھی جو انسانی دماغ کو ایک سڑے ہوئے تالاب کی طرح بنا کر اُن بدبوؤں کا مرکز بنا دیتا ہے جو نشو و نما کی تمام قابلیتوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔

نبی کا تیسرا کام۔ تعلیمِ حکمت

تیسرا کام نبی کا تعلیم حکمت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام میں بھی ایک بے نظیر مثال قائم کی ہے۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے باوجود خدا تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کے بے نظیر اظہار اس امر پر بھی زور دیا کہ خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ جو چاہے حکم دے اور کسی کو اس کی وجہ دریافت کرنے کی مجال نہ ہو۔ وہ اگر قادر ہے تو غنی بھی ہے کسی حکم میں خود اس کا اپنا فائدہ مدنظر نہیں ہوتا۔ اور پھر وہ حکیم بھی ہے وہ کوئی حکم نہیں دیتا جس میں کہ کوئی حکمت نہ ہو۔ پس کسی تعلیم کے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی جزئیات تمام حکمتوں سے اور اس کے احکام تمام علتوں سے خالی ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف کسی بات کا منسوب ہونا ہی اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بات ضرور حکمتوں سے پُر اور مقاصد عالیہ سے وابستہ ہے ورنہ وہ حکیم اور غنی ہستی اس کا حکم کیوں دیتی؟ اس اصل کے ماتحت آپ نے اپنی تمام تعلیم کی حکمتیں ساتھ ساتھ بیان فرمائی ہیں۔ ہر ایک بات جس کا حکم دیا ساتھ اس کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کے کرنے کے کیا فوائد ہیں اور اس کے نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔ اور ہر ایک بات جس سے روکا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ اس کے کرنے سے کیا نقصانات ہیں اور اس کے نہ کرنے میں کیا فوائد ہیں۔ پس آپ کی تعلیم پر عمل کرنیوالا اپنے دل میں انقباض نہیں محسوس کرتا بلکہ ایک جوش اور خوشی محسوس کرتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ مجھے جو حکم دیا گیا ہے اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً فائدہ ہے اور جس امر سے مجھے روکا گیا ہے اس پر بھی میرا خصوصاً اور دُنیا کا عموماً نفع ہے اور یہ تعلیم اس کے اندر ایک ایسی خوشگوار تبدیلی پیدا کر دیتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنا اُسے ناگوار نہیں گذرتا بلکہ وہ اس پر عمل کرنے کو ایک ضروری فرض سمجھتا ہے اور اُسے ایک چٹی خیال نہیں کرتا بلکہ ایک عظیم الشان رحمت خیال کرتا ہے۔

نبی کا چوتھا کام۔ تزکیہ نفوس

چوتھا کام ایک نبی کا تزکیہ نفوس ہے۔ یعنی لوگوں کے دلوں کو پاک کر کے اُن کے اندر ایسی قابلیت پیدا کرنا کہ وہ خدا تعالیٰ سے اتصالِ تام حاصل کر سکیں اور اس کے فیوض کو اپنے نفس میں جذب کر کے بقیہ دنیا کے لئے اس کے مظہر اور اس کی قدرتوں کی جلوہ گاہ بن سکیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو اس احسن طریق پر پورا کیا ہے کہ دوست تو دوست آپ کے دشمن بھی اس کام کے قائل ہیں۔ جس ملک میں آپ پیدا ہوئے اور جس قوم کے آپ ایک فرد تھے اس کی جو حالت تھی وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ خود اس زمانہ کی عام حالت بھی اچھی نہ تھی۔ عرب جو آپ کا ملک تھا اس کے سوا دُوسرے ممالک بھی مذہبی، اخلاقی، علمی اور عملی حالت میں اچھے نہ تھے۔ گویا ایک رات تھی جو سب دنیا پر چھائی ہوئی تھی اوّل تو پہلے مذاہب کی پاک تعلیموں کو ہی لوگوں نے بگاڑ دیا تھا دوم جو کچھ پہلی تعلیموں میں موجود تھا اس پر بھی عمل نہ تھا مذہب تو ایک بالا چیز ہے معمولی انسانیت بھی مُردہ ہو چکی تھی۔ اور شرافت مفقود ہو رہی تھی شرک و بدعت اور گندی رسوم ایک دوسرے کا حق مارنا۔ فسق و فجور۔ ظلم۔ قتل و غارت۔ بے شرمی اور بے حیائی۔ جہالت۔ سستی نکماپن۔ تفرقہ۔ شراب خوری۔ جوئے بازی۔ کبر۔ خود پسندی غرض ہر ایک عیب اس وقت موجود تھا اور اس کے مقابل کی ہر ایک نیکی مفقود تھی۔ یہاں تک کہ بدی کا احساس بھی مٹ گیا تھا۔ اور اس کے ارتکاب پر بجائے شرمندگی محسوس کرنے کے فخر کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں پیدا ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کو اپنی تربیت کیلئے چنا۔ جو اس تاریک زمانہ میں بھی سب قوموں سے گناہ اور بدی میں بڑھی ہوئی تھی نظام حکومت اس کے اندر اس قدر مفقود تھا کہ اُسے سب سے زیادہ فخر اپنی نامرکزیت پر تھا۔ اس قوم کے اندر اپنی پاکیزگی کی رُوح آپ نے پھونکنی شروع کی۔ جیسا کہ قاعدہ ہے جس چیز کو جی نہ چاہے انسان اس کا مقابلہ کرتا ہے لوگوں نے آپکا مقابلہ شروع کیا اور سخت ہی مقابلہ کیا مگر آپ استقلال و صبر سے اپنا کام کرتے چلے گئے اور لوگوں کی مخالفت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ ماریں کھائیں گالیاں سنیں طعنے سہے سب کچھ برداشت کیا مگر دنیا کی گمراہی کو برداشت نہ کیا۔ آخر ایک ایک کر کے لوگوں کے دلوں پر فتح پانی شروع کی۔ سالہا سال تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ بڑے بڑے قوی دل، دل ہار گئے مگر آپ نے دل نہ ہارا۔ جس طرح پانی پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے بہتے بہتے نرمی سے ملائمت سے اپنا راستہ نکال لیتا ہے اور آخر ایسی نشیب والی جگہیں پیدا کر لیتا ہے جن پر وہ آسانی کیساتھ بہہ سکے اسی طرح آپ نے اپنے نیک نمونہ سے اور موثر وعظ سے دُنیا کی اصلاح کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ وہ دن آگیا کہ پاکیزگی اور طہارت کی خوبی کے دل سے قائل ہو گئے رُوحانی مُردوں نے اپنے اندر ایک نئی روح۔ سوئے ہوؤں نے تازہ تازگی پائی۔ بیماروں نے صحت کے آثار اور کمزوروں نے ایک طاقت کی لہر اپنے اندر محسوس کرنی شروع کی۔ دُنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ جہاں ظلم اور تعدی کی حکومت تھی وہاں عدل اور انصاف کا دَور دَورہ ہو گیا۔ جہاں جہالت کے بادل چھا رہے تھے وہاں علم کا سورج چمکنے لگا۔ جہاں بُرودت اور جمود جمے بیٹھے تھے وہاں عمل اور سعی کی گرم بازاری ہو گئی۔ نسلِ انسانی نے سانس لیا۔ کروٹ بدلی اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس معجزانہ تغیر پر نظر ڈالی جو محمد رسول اللہ کی بے نفس جدوجہد نے پیدا کر دیا تھا۔ اور بے اختیار ہو کر چلا اٹھی کہ بیشک تو نبی ہے بلکہ نبیوں کا سردار!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

خاکسار:
مرزا محمود احمد

(منقول از "الفضل" خاتم النبیین نمبر مجریہ ۳۱ ۵ ۲۹ ۱۹)

میڈیسن سٹی (امریکہ) میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صدارت میں جماعتہائے امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن

حضور کی تشریف آوری پر میئر آف میڈیسن کا اظہارِ مسرت اور اہلِ شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ دورۂ امریکہ کے سلسلہ میں ۶ اگست ۱۹۷۶ء کو نیویارک سے میڈیسن سٹی میں ورود فرما ہوئے۔ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد حضور نے وہاں ڈریو یونیورسٹی میں پہلے نماز جمعہ پڑھائی اور پھر اسی روز پونے چار بجے یونیورسٹی کے ایک ہال میں جماعت ہائے امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن کا ایک پُرمعارف اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب اور اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی پُرسوز دعاؤں سے افتتاح فرمایا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کنونشن شروع ہونے سے قبل میئر آف میڈیسن سٹی مسٹر رابرٹ ورنن (MR. ROBERT VORNON) نے ہال میں تشریف لاکر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی میڈیسن شہر میں تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کیا اور اہلِ شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ خوش آمدید کی اس تقریب اور کنونشن کے افتتاحی اجلاس کی کسی قدر تفصیلی روداد اخبار الفضل سے خلاصۃً ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

۲۹ ویں سالانہ کنونشن کی خصوصی اہمیت

یوں تو جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ گزشتہ ۲۸ سال سے منعقد ہوتی چلی آرہی ہے لیکن ۲۹ ویں سالانہ کنونشن جو امسال ۶ اگست کو ڈریو یونیورسٹی (میڈیسن سٹی نیوجرسی) میں منعقد ہوئی، اپنی خصوصی اہمیت اور امتیازی شان کے پیشِ نظر خیر و برکت، انقلاب انگیز تاثیر اور نتائج و ثمرات کے لحاظ سے تمام سابقہ کنونشنوں پر سبقت لے گئی۔

کنونشنیں پہلے بھی ہوتی رہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی لیکن یہ سعادت کسی کنونشن کے حصہ میں نہ آئی تھی کہ خلیفۂ وقت تمام برکتوں کے ساتھ بارہ ہزار میل کی مسافت طے کرکے اور مرکزِ سلسلہ سے یہاں تشریف لاکر اس میں بنفس نفیس شریک ہوئے ہوں اور اسے اپنے وجود باجود کے ساتھ وابستہ غیر معمولی فیوض و برکات سے نوازا ہو۔ یہ غیر معمولی سعادت اور یہ امتیازی شان جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن کے حصہ میں آنی پہلے سے مقدر تھی کیونکہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لاکر مع اپنی تمام برکتوں کے اس میں شرکت فرمارہے تھے۔

اس کنونشن کی اس خصوصی اہمیت اور امتیازی شان کی وجہ سے ہی احمدی احباب کیا مرد، کیا عورتیں اور کیا بچے سب قرب و جوار ہی نہیں بلکہ امریکہ کے دُور و دراز علاقوں سے ہزار ہزار ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار میل کا سفر طے کرکے اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے کھنچے چلے آئے تھے حتیٰ کہ ان کی تعداد چھ صد سے بھی متجاوز ہوچکی تھی۔ وہ سب حضور ایدہ اللہ کے رُوح پرور افتتاحی خطاب اور پُردرد و پُرسوز دعاؤں سے مستفیض ہونے کے لئے بے چین تھے

کنونشن کی تاریخی اہمیت اور اس کی امتیازی شان کے پیشِ نظر کنونشن ہال کو بہت خوبصورتی اور نظافت کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ پُرشکوہ اسٹیج کے ایک سرے پر لوائے احمدیت اور دوسرے سرے پر امریکہ کا قومی پرچم لہلہا رہا تھا۔ مزید برآں ہال میں قطعات کی شکل میں بڑے بڑے خوبصورت پارچات آویزاں کئے گئے تھے جن پر قرآن مجید کی بعض آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیدہ چیدہ الہامات بہت خوبصورت حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ ایک بڑے قطع پر تشریف لانے والے احباب کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے "السّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" کی دُعا تحریر تھی۔ بعض قطعات پر حسبِ ذیل آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی تھیں اور انہیں ہال کی دیواروں پر بہت نمایاں جگہ آویزاں کیا گیا تھا:۔

(۱) اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام
(۲) لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ
(۳) فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات
(۴) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

پھر غلبۂ اسلام کی درج ذیل آسمانی بشارات پر مشتمل قطعات نمایاں جگہ آویزاں تھے اور حاضرین کو رہ رہ کر اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے:۔

(۱) "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۲) "I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM."

اسی طرح اخلاقی تعلیم پر مشتمل آیاتِ قرآنی بھی خوبصورت قطعات کی شکل میں جگہ جگہ آویزاں تھیں۔ ان سب پُراثر قطعات نے کانفرنس کے ماحول کو تقدس اور پاکیزگی و طہارت کا آئینہ دار بنا رکھا تھا اور اس پر بحمد اللہ تعالیٰ نمایاں طور پر رُوحانی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ پھر یہ قطعات اور خود کانفرنس اس حقیقت کو آشکار کر رہی تھی کہ خدائی وعدہ کے بموجب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی ہے اور "نئی دُنیا" یعنی امریکہ کے آخری کنارے بھی اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس خطۂ زمین میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کا درد رکھنے والی ایک عظیم جماعت عطا کی ہے جو انشاء اللہ العزیز بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام کو اس خطۂ ارض میں غالب کر دکھائے گی۔ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْم۔

اہلِ شہر کی طرف سے خوش آمدید

کنونشن ۶ اگست کو پونے چار بجے سہ پہر شروع ہونا تھی۔ اس سے بہت پہلے ہی احباب جماعت کانفرنس ہال میں جمع ہوچکے تھے اور حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے بصد اشتیاق منتظر تھے۔ پونے چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قیام گاہ سے کنونشن ہال میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہوکر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے وہاں پہنچنے کے چند سیکنڈ بعد ہی میڈیسن سٹی کے میئر محترم رابرٹ ورنن بھی وہاں تشریف لے آئے۔ کنونشن کے سیکرٹری محترم میاں محمد ابراہیم صاحب نے میئر موصوف کا استقبال کیا اور پھر مائک کے سامنے کھڑے ہوکر میئر موصوف کی تشریف آوری کا اعلان کرتے ہوئے شرکائے کنونشن کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

میئر موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے میڈیسن سٹی میں جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ کنونشن کے انعقاد اور اس شہر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر خوشی اور دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اہلِ شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا اور حضور کی تشریف آوری کو ایک یادگار موقع قرار دیتے ہوئے حضور کی خدمت میں میڈیسن سٹی کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب اور اس علاقہ میں اُگنے والا ایک خوشنما پھول بطور تحفہ پیش کیا۔ حضور نے یہ تحفہ بخوشی قبول فرماتے ہوئے میئر موصوف اور اہلِ شہر کے جذبۂ خیرسگالی کو نہایت قابلِ قدر قرار دیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور جواباً انہیں انگریزی ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ بطور تحفہ دیا۔ میئر موصوف یہ تحفہ شکریہ کے ساتھ قبول کرنے اور حضور سے ہاتھ ملانے کے بعد واپس تشریف لے گئے جس کے بعد کنونشن کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں باقاعدہ آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کنونشن کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ صدر جگہ پر رونق افروز ہوکر حضور نے محسوس فرمایا کہ اسٹیج بہت اونچا ہے اور ہال کا وہ حصہ جس میں پارٹیشن کے بعد مستورات کو بٹھایا گیا ہے، وہاں سے نظر آتا ہے چنانچہ حضور نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ اسٹیج کی کرسیاں بھی فوری طور پر ہال کے فرش پر نیچے منتقل کردی جائیں۔ اور اسٹیج کے لئے فرش پر ہی نیچے علیحدہ جگہ بنادی جائے۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی فوراً تعمیل کی گئی اور ہال کے فرش پر ہی ایک نیا اسٹیج ترتیب دیا گیا تاکہ پردہ کے انتظام میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

نیا اسٹیج ترتیب پانے اور حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو نیویارک کے مکرم سردار رفیق احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر مکرم برادر رشید احمد صاحب نے انگریزی میں امریکہ کے جملہ احمدیوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ آئینہ دار

تھا اُن جذباتِ محبت و عقیدت کا جو امریکہ میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر وہاں کے احمدیوں کے دلوں میں موجزن تھے مزید برآں اس ایڈریس سے اُن کی اس دلی تمنا کی بھی پوری پوری عکاسی ہوتی تھی جسے انہوں نے عرصہ ہائے دراز سے اپنے سینوں میں پال رکھا تھا اور وہ تمنا یہی تھی کہ زندگی میں ایک بار تو انہیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق کی زیارت نصیب ہو جائے اور انہیں خلیفۂ وقت کے وجود باجود کے ساتھ وابستہ فیوض و برکات سے براہِ راست مستفیض ہونے کا بار بار نہیں ایک ایک دفعہ تو موقع میسّر آجائے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص کے ماتحت ان کی یہ تمنا پوری کر دکھائی۔ ایڈریس میں اس تمنا کے پورا ہونے پر مسرت و شادمانی اور تشکر و امتنان کی پوری پوری جھلک موجود تھی۔

جونہی محترم نیشنل امیر نے اپنا اخلاص و عقیدت سے بھرپور یہ استقبالیہ ایڈریس ختم کیا، پورا ہال "اللہ اکبر" "اسلام زندہ باد" اور "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد" کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احباب کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجھے امید ہے کہ پروگرام آپ سب کے پاس ہے۔ اس کی رُو سے اس وقت مجھے کنونشن کا افتتاح کرنا ہے لیکن قبل اس کے کہ میں دعا کے ساتھ کنونشن کا افتتاح کروں، میں ایک امر کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ نشستوں کا انتظام اس ہال میں بہت قابلِ اعتراض تھا۔ اس میں شک نہیں کہ مستورات کو مردوں سے علیحدہ پارٹیشن کے پیچھے جگہ دی گئی تھی لیکن اسٹیج اتنا اونچا تھا کہ وہاں سے عورتوں کی نشستوں کے علاقہ پر نظر پڑ سکتی تھی۔ مجھے نہیں معلوم اس انتظام کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ بہرحال جو بھی ذمہ دار تھا اس نے اس امر کا لحاظ نہ کر کے غلطی کی۔ ایسی غلطی پھر نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اگر کوئی ایسا ہے جو اسلامی تعلیم کے اس پہلو کو چنداں اہم نہیں سمجھتا اور اس پر کما حقہٗ عمل درآمد کے لئے تیار نہیں ہے اسے جماعتِ احمدیہ چھوڑ دینی چاہیئے۔

اس وضاحت اور تنبیہہ کے بعد حضور نے فرمایا آپ سب جانتے ہیں اور میں بھی اس حقیقت سے باخبر ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز انسان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ ایسے عاجز انسان کو خلافت کے منصب پر فائز کیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو جس نے میرے کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی ہے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ وہی اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مجھے یہاں لایا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک جانشین یعنی خلیفہ امریکہ میں آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اسے وہ بتدریج پورا کرتا چلا آرہا ہے۔

آپ کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ زمانہ بعثتِ مسیح موعود کی وجہ سے بہت اہم زمانہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ جب مسیح یا مہدی آئے گا تو لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک حصہ ایمان لے آئیگا اور ایک حصہ مہدی کا انکار کر دے گا۔ جو ایمان لانے والوں کے ساتھ نہیں ہونگے خدا تعالیٰ انہیں کم کرتا چلا جائے گا ......

...... ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بالالتزام یہ دعائیں کریں کہ لوگ مہدی علیہ السلام کو پہچانیں اور ان پر ایمان لائیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث بنیں۔

حضور نے مہدی علیہ السلام کو شناخت کرنے اور ان پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنہوں نے آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی اپنے اس عظیم روحانی فرزند سے بہت پیار تھا۔ یہ اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ آپؐ نے پوری امّت میں سے صرف ایک شخص کو سلام کہلوایا اور وہ مہدی علیہ السلام ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بہت بڑا مقام تھا مہدی کا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی ایک نشانی یہ بتائی کہ ان کے زمانہ میں رمضان کی بعض مقررہ تاریخوں میں سورج اور چاند دونوں کو گہن لگے گا اور فرمایا کہ یہ نشان صرف اور صرف ہمارے مہدی کے زمانہ میں ہی ظاہر ہوگا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہ علامت بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا ثابت کر دکھایا اس پیشگوئی کا پورا ہونا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے

حضور نے اس ضمن میں مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں خلافت کا آسمانی نظام اس لئے قائم فرمایا کہ تا یہ جماعت اس نظام کی برکت سے ہر زمانہ میں خدائی تائید و نصرت کی مورد بن کر اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے قربانیاں دیتی چلی جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام بہت عظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ نظام آپ سب پر اللہ کی رحمت کو سایہ فگن رکھنے والا ہے اور اس کے فضلوں اور احسانوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نظامِ خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو نعمت عطا کی ہے آپ اس کی قدر کریں اور خلافت کیساتھ وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کریں۔

اس بصیرت افروز خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا اب میں دعا کے ساتھ اس کنونشن کا افتتاح کروں گا سب میرے ساتھ دعا میں شریک ہوں۔

اس موقعہ پر حضور نے انگریزی زبان میں بآوازِ بلند اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی وہ دعا مانگی جو حضور نے ربوہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر مانگی تھی۔

خلیفۂ وقت کی زبان سے ادا ہونے والی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں نے سامعین کے دلوں کو پگھلا کر رکھ دیا اور وہ ہمہ تن دعا بن کر حضور کی زبان سے ادا ہونے والی ہر ہر دعا پر بے اختیار آمین آمین کہتے رہے اور ہال کی فضا آمین آمین کی دھیمی آوازوں سے بار بار گونج اُٹھتی رہی یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ دعائیں جا جا کر عرشِ الٰہی سے ٹکرا رہی ہیں۔ سوز و گداز کے عالم میں جبکہ دل پگھل کر آستانۂ الٰہی پر پانی کی طرح بہہ رہے تھے حضور نے ہاتھ اٹھا کر بھی اجتماعی دعا کرائی۔ حضور کے ہاتھ اُٹھنے کی دیر تھی کہ یکدم سینکڑوں ہاتھ دعا کے لئے اُٹھ گئے اور دل ہی نہیں روحیں بھی پگھل کر آستانۂ الٰہی پہ بہنے لگیں ـــ!

اس طرح جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطاب اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔ یہ وہ دعائیں تھیں جو امریکہ کی سرزمین پر خلیفۂ وقت کے دل سے نکل کر زبان پر جاری ہوئیں اور سینکڑوں مومنوں کے دلوں کا سوز و گداز اپنے ساتھ لے کر عرشِ الٰہی تک پہنچیں اور دلوں کو ان کی قبولیت کے یقین سے پُر کرنے کا موجب بنیں۔

خوش قسمت ہیں ہمارے وہ امریکی بھائی جنہیں ایسی پُردرد و پُرسوز دعاؤں میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ کنونشن کا افتتاح فرمانے کے بعد بوقت سہ پہر چار بجکر چالیس منٹ پر کنونشن کے ہال سے اپنی قیام گاہ واپس تشریف لے گئے۔

دوسرا اجلاس

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد کنونشن کا دوسرا اجلاس محترم برادر رشید احمد صاحب نیشنل امیر جماعتہائے امریکہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم برادر الحاج محمد صادق صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیٹرائٹ نے کنونشن میں شرکت کرنے والے نمائندگان کرام کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ مکرم برادر عابد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ بوسٹن (میساچیوسٹس) نے دو صد سالہ جشنِ آزادی اور اسلام کے موضوع پر اور محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مشنری انچارج احمدیہ مشن مڈویسٹ ریجن نے "جماعتِ احمدیہ کے عقائد کی حقانیت" کے موضوع پر بہت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ جن کے بعد یہ اجلاس ساڑھے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس کی جملہ کارروائی بھی انگریزی زبان میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ ۸ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدہٗ جملہ احباب نے باہم مل کر کھانا کھایا۔

☆ ☆ ☆

درخواستِ دعا

خاکسار کے ایک بھائی نے محبوب نگر (آندھرا) میں ٹیلرنگ کا کام شروع کیا ہے۔ دوسرے بھائی کے کام کے لئے کوشش کی جارہی ہے اور تیسرا بھائی قادیان میں آٹو الیکٹریشن کا کام شروع کرنے والا ہے۔ درویشان کرام اور جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے کاموں کے بابرکت ہونے اور والدین کی مالی و ذہنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ
قادیان

مضامین ایڈیٹر کے نام اور ترسیلِ زر وغیرہ کے متعلق خط وکتابت مینیجر کے نام!

سویڈش پریس ــــ اور خدا کے پہلے گھر کی تحسین !

آئندہ سال میں سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع کر دیا جائیگا

آئندہ سولہ سالوں میں قرآنِ کریم کا ہر زبان میں ترجمہ میسّر ہو گا۔

اخبار بدر کی اشاعت مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۶ء میں سرزمین سویڈن میں پہلی مسجد کی تعمیر کے افتتاح کی رُوح آفریں خوشخبری سنائی جا چکی ہے۔ اس تقریب میں سویڈن، ڈنمارک۔ ناروے۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ سپین۔ ترکی۔ پاکستان۔ البانیہ۔ انڈونیشیا۔ امریکہ۔ افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے چھ سو مہمانوں نے شرکت کی۔ اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ــــ مساجد صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہوتی ہیں۔ اور کہ اسلامی مساجد کے دروازے ہر اس فرد پر کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرتا ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کے ارکان کو مسجد کو ہر رنگ میں صاف ستھرا رکھنے اور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو صفائی قلب اور جسم و رُوح کی پاکیزگی کس قدر مرغوب ہے ــــ افتتاحی تقریب پر حضرت امام جماعت احمدیہ، امام مسجد سویڈن اور جماعت ہائے احمدیہ سویڈن کے نام سنگاپور۔ سوئٹزرلینڈ۔ مغربی افریقہ۔ امریکہ۔ پاکستان۔ ناروے اور ڈنمارک سے مبارکباد اور دُعاؤں بھرے برقیئے موصول ہوئے۔ جن میں صمیم قلب سے یہ دُعا کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور اسے اس دُنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے روشنی کے مینار کا مقام عطا فرمائے ــــ ذیل میں سویڈن کے تین ممتاز اور کثیر الاشاعت جریدوں کی (اس تقریب سے متعلق) رپورٹوں کا آزاد ترجمہ ہفت روزہ "لاھور" سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے ــــــــ (ادارہ)

دوستی - محبت اور امن کا پیغام

جریدہ آربیٹیٹ (ARBETET) کا وقائع نگار خصوصی مسٹر کلیز لیورٹیز (CLAES LEVERTIZ) رقمطراز ہے :۔

"ــــ سویڈن کو اس کی پہلی مسجد مل گئی۔ خلیفہ حضرت میرزا ناصر احمد نے اس جمعہ کو اس کا افتتاح کیا۔ مسلمانوں کی یہ مذہبی عمارت (HÖGSBOHÖJD کے کثیر المنازل عمارتوں اور بنگلوں کے درمیان) واقع ہے۔ جو گنبد اور میناروں کے باوجود اپنے ماحول میں خوب فٹ ہے۔ سویڈش ماہر تعمیر کا تیار کردہ ڈیزائن مساجد کے عام طرز سے قدرے ہٹ کر ہے۔

جیساکہ خلیفہ صاحب نے اپنی پریس کانفرنس کے آغاز ہی میں فرمایا۔ یہ مسجد دوستی محبت اور امن کا پیغام لے کر آئی ہے۔ مسعود احمد دہلوی (جو جماعت کے مرکز ربوہ سے شائع ہونے والے روزنامے الفضل کے ایڈیٹر ہیں) نے مجھے بتایا کہ یہ واحد جماعت ہے۔ جس کا کام ساری دُنیا میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا فریضہ انجام دینا ہے جماعت کے موجودہ سربراہ (حضرت) مسیح موعودؑ میرزا غلام احمد کے تیسرے جانشین ہیں۔ جن کے پیرو ہر رنگ میں اُن کا صدق دل سے احترام کرتے ہیں۔ احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت میرزا صاحب مسیح موعودؑ تھے۔ اور یہ اُن کے زمانہ ہی سے غیر مسلموں میں اشاعتِ اسلام کے لئے کوشاں ہیں ــــ خلیفۃ المسیح نے تعلیماتِ اسلامی پر روشنی ڈالنے کے بعد اس امید کا اظہار کیا کہ عیسائی دُنیا بہت جلد اس حقیقت کو پالے گی۔ کہ اُن کے تمام مسائل اور اُلجھنوں کا حل صرف اور صرف (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کی پیروی ہی میں ہے۔

احمدیہ مشن اپنی سرگرمیاں جماعتوں اور مساجد کے ذریعہ انجام دیتے ہیں۔ گوٹن برگ کی یہ مسجد یورپ میں اس سلسلہ کی ساتویں مسجد ہے۔ آٹھویں آئندہ سال اوسلو میں تعمیر ہو جائے گی۔ سویڈن میں اس وقت کل چھ سو مسلمان رہتے ہیں۔ جن میں سے پانچ سو کے لگ بھگ گوٹن برگ ہی میں ہیں۔ جن میں احمدی مسلم سب سے مستند اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ ان مسلمانوں کی زیادہ تعداد یوگوسلاوین۔ ترکوں اور پاکستانیوں پر مشتمل ہے۔

اگر آپ مسلمان ہیں۔ تو آپ کو دن میں پانچ دفعہ نماز ادا کرنا ہو گی۔ سب سے پہلی نماز (فجر) علی الصبح چھ بجے اور سب سے آخری (عشاء) غروبِ آفتاب کے ایک گھنٹہ کے بعد بلکہ سویڈن کے موسم گرما کے وسط میں اس سے بھی کچھ تاخیر کے ساتھ۔ پانچوں نمازوں میں آپ کو اپنے رب کے سامنے مکہ کی طرف جھکنا ہو گا۔ جو اسلام کا مقدس مرکز ہے۔ اور جہاں بیت اللہ (شریف) واقع ہے (HÖGSBOHÖJD) کی مسجد میں سمت کعبہ کی تعیین و تخصیص کے لئے باقاعدہ ایک محراب ہے۔

نمازوں کے ہال کے تین حصے ہیں۔ دائیں اور بائیں دو چھوٹے حصے بچوں اور خواتین کے لئے ہیں تاکہ بچوں کا شور و شغب عبادت کے انہماک میں خلل انداز نہ ہو مغرب کے نزدیک یہ تقسیم اور علیحدگی شاید منصفانہ نہ ہو۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ امتیاز قدرتی اور طبعی ہے۔

بلند پہاڑی پر ایستادہ یہ مسجد اور اس کا نارنجی رنگ کا گنبد بہت دُور سے دکھائی دیتا ہے اس کی تعمیر پر دس لاکھ کرونر صرف ہوئے ہیں۔ نماز ہال کے علاوہ ایک میٹنگ ہال اور لائبریری بھی ہے۔ ایک دفتر اور امام کی اقامت گاہ بھی۔ تاکہ نمازوں کے اوقات کے علاوہ مسلمان یہاں ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھ سکیں۔ مسجد کا ڈیزائن سویڈش ڈیزائنر مسٹر نلس نیلسن کا تیار کردہ ہے۔ آج سے ٹھیک ایک سال پہلے اُن سے یہ ڈیزائن تیار کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ جواب ملا۔ میں کوشش کروں گا۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ مشرق وسطیٰ میں مساجد، نمازوں کے علاوہ اور کئی کئی جماعتی و ملی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اُن کا یہ ڈیزائن سویڈش طرزِ تعمیر کے مطابق اور ماڈرن ہے۔ جس میں لمبی لمبی کھڑکیاں اور دریچے بہت پُرلطف منظر پیش کرتے ہیں۔ مسجد کا نمازوں کے لئے مختص روایتی حصہ بند رکھا جاتا ہے سٹرنیکسن سے اب اوسلو (ناروے) کی مسجد کا ڈیزائن تیار کرنے کے لئے کہا گیا ہے ــــ"

تصاویر:- جریدہ مذکور نے مندرجہ بالا رپورٹ کے علاوہ اپنے فوٹو گرافر "رو جراولسن" کی کھینچی ہوئی مسجد اور جماعتِ احمدیہ کے امام کی تصاویر بھی بڑے اہتمام سے شائع کی ہیں۔ جن کے فٹ نوٹ یہ ہیں :۔

مسجد ــــ سویڈن کی پہلی مسجد۔ جمعہ کے روز گوٹن برگ میں جس کا افتتاح کیا گیا۔ اور جو گوٹن برگ کے نواح میں رہائش پذیر ۵۰۰ مسلمانوں کے لئے باہم ربط و ضبط اور میل ملاپ کے مرکز کا کام دے گی۔

حضرت مرزا ناصر احمد ــــ جنہوں نے یہ افتتاح کیا۔ آپ (اس) جماعت کے رُوحانی سربراہ ہیں۔ جس کا مقصدِ وحید دنیا بھر میں تعلیماتِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہے۔ (۲۱ اگست ۱۹۷۶ء صلا)

سویڈن کی پہلی مسجد کا افتتاح

جریدہ گوٹن برگ پوسٹن (GÖTENBORG POSTEN) نے سویڈن میں خدا کے پہلے گھر (مسجد ناصر) کے افتتاح پر اپنی ۲۱ اگست ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں صلا پر مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی :۔

سویڈن کی پہلی مسجد جسے مسلمانوں کی تبلیغی جماعت (احمدیہ) نے تعمیر کیا ہے۔ اس کا یہاں جمعہ کے روز باقاعدہ افتتاح ہوا۔ یہ تقریب مسلمانوں کے لئے ہر رنگ میں فرحت و انبساط کا موجب تھی۔ اس میں بعض برقعہ پوش خواتین نے بھی شرکت کی۔ جنہوں نے نماز علیحدہ حصہ میں ادا کی۔ شرکائے تقریب زیادہ تر قراقلی ٹوپیاں اور پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔ لاؤڈ اسپیکروں سے اذان بلند ہوئی تو شرکائے تقریب نے اپنے جوتے بڑے دروازے کے باہر ہی اُتار دیئے۔ اس مسجد کی تعمیر میں (جس پر دس لاکھ کرونر خرچ ہوئے ہیں) انگلینڈ اور امریکہ کے ۱۰۰ احمدی خاندانوں نے حصہ لیا ہے۔ مسجد کے مینار علامتی ہیں۔ پانچ وقت نماز کے لئے نمازیوں کو بلانے کے لئے مسجد میں نئے تیکنیکی آلات نصب کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکروں سے پانچ وقت اذان کی آواز بلند ہوا کرے گی۔ اس کے سب سے اہم حصہ کا رُخ مکّہ کی جانب ہے جہاں ایک مسلمان قبلہ رُو ہو کر اپنے رب کے حضور عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں جاتا (جھکتا) اور پھر اپنی جبیں کو اس کے آستانے پر سجدہ میں گرا دیتا ہے۔

مسجد کا افتتاح حضرت مرزا ناصر احمد نے فرمایا۔ جو اس مسلمان فرقہ کے موجودہ امام ہیں۔ اس تقریب افتتاح میں دُنیا بھر کے مہمانوں نے شرکت کی۔ خصوصاً انگلینڈ جرمنی اور پاکستان سے آئے ہوئے معزز مہمانوں میں۔ ایتھوبنٹین آرتھوڈکس چرچ کے پریسٹ بھی تھے۔ حضرت مرزا صاحب بانی تحریک احمدیہ کے تیسرے جانشین ہیں۔ اس فرقہ کی بنیاد حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے رکھی گئی تھی۔ جو بنی نوع انسان کے لئے مکمل ترین ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ اس فرقہ کے ارکان کے یقین و اعتقاد کے مطابق بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود تھے جو قرآنی تعلیمات کو اُن کی صحیح روشنی میں پھیلانے کے لئے آئے تھے تاکہ دورِ حاضر کے لوگ بھی اس سے فیض یاب ہو سکیں۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطبہ میں مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ کو مسجد اور مسجد میں آنے والوں کی جسمانی اور ظاہری صفائی کے علاوہ قلب و رُوح کی پاکیزگی کس قدر پسند اور مرغوب ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارا اپنے رب سے بہت زیادہ اور محبّت کا تعلق ہونا چاہیئے ــــ راستباز وہی ہے جو اس سے رہنمائی حاصل کرے اور انصاف۔ امن اور آزادی کے لئے کوشاں ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے انعام میں اپنی محبت اور اپنا قُرب عطا کرے گا اور خدمتِ انسانیت کے سلسلہ میں زندگی کے حقیقی مقصد کا پیغام پہنچانے میں ہماری رہنمائی کرے گا۔

گوٹن برگ میں مسجد تعمیر کرنے والی تحریک ایک خالصۃً تبلیغی تحریک ہے۔ جس کا یہ نظریہ ہے کہ ہر جگہ ایسے سکول تعمیر ہونے چاہئیں۔ جن میں مسلمان بچے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔ گوٹن برگ کے علاوہ اس فرقہ نے کوپن ہیگن۔ لندن۔ ہیگ۔ ہمبرگ۔ فرینکفرٹ اور زیورچ میں بھی مساجد تعمیر کی ہیں۔ آئندہ سال سویڈش زبان میں قرآن (کریم) کا ترجمہ بھی شائع ہوگا۔ بلکہ اُن کے پروگرام اور منصوبہ کے مطابق آئندہ سولہ سالوں میں قرآن کریم کا ہر زبان میں ترجمہ میسّر آنے لگے گا۔"

گوٹن برگ کی اس مسجد کا گنبد دوسری مسجدوں جیسا ہی ہے۔ جو اُوپر سے کھلا ہوا ہے۔ جیسے اُس کی آنکھ ہر وقت اپنے رب کی طرف کھلی رہتی ہے۔ یہاں اس تنظیم کے دو پریسٹ رہتے ہیں۔ جنہیں امام کہا جاتا ہے۔ جماعت کے ارکان میں صرف بیرونی ملکوں کے مسلمان ہی نہیں۔ وہ سویڈش بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسجد کا ایک ہال نمازوں کے لئے مختص ہوگا۔ علاوہ ازیں ایک لائبریری ہے ایک دفتر ہے۔ نیز امام کی اقامت گاہ۔ عورتوں کے لئے نماز کی جگہ علیحدہ ہے۔ وہ عام طور پر مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتی ہیں ــــ واضح رہے اسلام چودہ سو سالہ قدیم مذہب ہے ــــ" (۲۱ اگست ۱۹۷۶ء)

جریدہ مذکور نے اس رپورٹ کے علاوہ اپنے صفحۂ اوّل پر مسجد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تصاویر بھی شائع کیں۔ ان فٹ نوٹوں کے ساتھ :-

مسجد ٭ یہ موسمِ خزاں کے کسی جوتوں کی نمائش کی تصویر نہیں بلکہ گوٹن برگ میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کی تصاویر ہیں۔ آپ اس مسجد میں جوتوں سمیت داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ یہ مقدس گھر ہے۔ مسلمانوں میں اس بات کا اہتمام ایسا ہی اہم اور قدرتی ہے جیسا عیسائیوں کے لئے گرجوں میں داخل ہوتے وقت اپنے ہیٹ اُتار دینا ــــ اس مسجد کے مینار علامتی ہیں۔ مگر گنبد حقیقی۔ جس کی آنکھ ہر وقت اپنے رب کی طرف کھلی رہتی ہے۔ سرزمین سویڈن میں یہ مسلمانوں کی پہلی مسجد ہے ــــ اور حضرت میرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح) جنہوں نے جمعہ کو اس مسجد کا افتتاح کیا۔

جہاں پانچ وقت خدا کے حضور جھکتے ہیں

جریدہ ایکسپریشن (EXPRESSEN) نے اپنی ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء کی اشاعت کے صفحہ ۱۲ پر مندرجہ ذیل رپورٹ شائع کی :-

"گوٹن برگ کے نواح میں (HEGSBOHOJD) کے صنعتی علاقے میں نارنجی اور سبز رنگ کی نئی عمارت سویڈن میں مسلمانوں کی پہلی مسجد کی عمارت ہے جس کا ڈیزائن مساجد کے روایتی طرزِ تعمیر سے قدرے ہٹ کر اور ماڈرن ہے۔ اذان کا کام جس کے میناروں کی بجائے لاؤڈ اسپیکروں سے لیا جائے گا۔ جسے سُن کر دُور دُور رہنے والے افراد نمازوں کے اوقات پر آ جمع ہوا کریں گے۔

سکنڈے نیویا کے ممالک میں یہ احمدی مسلمانوں کی دوسری مسجد ہے۔ پہلی مسجد آج سے نو سال قبل کوپن ہیگن میں تعمیر کی گئی تھی۔ سویڈن میں قریباً ۶۰۰۰ مسلمان رہتے ہیں۔ جن میں ۵۰۰ گوٹن برگ ہی میں رہتے ہیں۔ اُن کی اکثریت یوگوسلاوین ترکوں اور پاکستانیوں پر مشتمل ہے۔

پانچ نمازوں میں سے پہلی نماز صبح چھ بجے اور آخری غروب آفتاب کے کوئی گھنٹہ بعد ہوا کرے گی۔ ہر نماز پر وقت ۵ سے ۱۰ منٹ تک صرف ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی نماز تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کھڑے ہونا (قیام) جھکنا (رکوع) اور سجدہ جس میں سب نمازی اپنے ربّ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

مسجد کا گنبد والا حصہ تین حصّوں پر منقسم ہے۔

ــ سب سے بڑا درمیان میں ــ مردوں کے لئے۔

ــ دائیں بائیں چھوٹے حصّے ــ بچوں اور عورتوں کے لئے۔

سامنے کی دیوار کا محراب رُخ قبلہ کا تعین کرتا ہے ــــ بیت اللہ (مکّہ) کی طرف۔ مکّہ جو اسلام کا مرکز ہے۔ اور گوٹن برگ سے کوئی ۴۶۰۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ....

اسلام کی بنیاد حضرت مسیحؑ سے چھ سو سال بعد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکھی تھی۔ مکّہ اس لئے بھی مسلمانوں کے نزدیک مقدس ہے کہ ان کے پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جائے پیدائش ہے ــــ ہال کے بڑے حصّے میں صرف مرد ہی نماز ادا کر سکیں گے۔ عبادات کے انہماک کو قائم رکھنے کے لئے عورتوں کے لئے علیحدہ حصّہ مختص ہے۔ (۲۰ اگست ۱۹۷۶ء) [ہفت روزہ لاہور ۱۳؍۹؍۷۶]

اخبارِ قادیان

٭ ــ مکرم غلام احمد صاحب پسر محترم مولوی عبدالحمید صاحب درویش مرحوم مورخہ ۱۶؍۹ کو اپنے والد محترم کا تابوت لے کر لندن سے قادیان پہنچے اور مورخہ ۱۹؍۹ کو واپس پاکستان تشریف لے گئے۔

٭ ــ مورخہ ۱۷؍۹ کو محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ کے چچازاد بھائی محترم سلطان صلاح الدین صاحب قاتح آف لندن زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۹؍۹ واپس تشریف لے گئے۔

٭ ــ مکرم ڈاکٹر غلام ربّانی صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ اپنے بازو پر پلستر لگوا کر امرتسر ہسپتال سے قادیان آ گئی ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

٭ ــ مکرم منظور احمد صاحب پونچھی برادرِ نسبتی مکرم عبدالاحد خان صاحب درویش مرحوم جن کو گذشتہ دنوں اعصابی تکلیف کے باعث زبان میں لکنت ہو گئی تھی تا حال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

٭ ــ مورخہ ۱۵؍۹ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی (بھکشو) کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے صداقت گروپ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب بی۔کام۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم زعیم صداقت گروپ نے تقاریر کیں۔ آخر میں صاحبِ صدر نے خدام کو مناسب رنگ میں نصائح کیں۔

دُعائے مغفرت مکرم امیر صاحب چنڈوڑی (پونچھ) بڈگام ہسپتال میں مورخہ ۲۸؍۹ کو ۱۰ بجے شب فالج کے دوسرے حملہ کے بعد وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ میت کو بڈگام سے پیلی لایا گیا جہاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور درجات بلند فرمائے۔ خاکسار: ایچ۔ ایم بنڈا اسکر صدر جماعت پیلی

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

بابا نانک جی رحؒ کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے وچار ــــ!

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا ولی اور پیارا سمجھتی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے بابا صاحب کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے:-

"بود نانک عارف مردِ خدا۔
رازہائے معرفت را راہ کُشا"

یعنی بابا صاحب معرفتِ الٰہی کا خزانہ تھے اور روحانی بھیدوں کو جاننے والے تھے۔

(ست بچن صفحہ ۳)

حضرت مرزا صاحبؑ کے مشہور لیکچر پیغام صلح میں بابا نانک صاحب رحؒ کے بارہ میں یہ الفاظ درج ہیں۔

"اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک رحؒ ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّ و جلّ اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ)

ایک اور جگہ پر آپؑ فرماتے ہیں:-

"میں سکھ صاحبوں سے اس بات سے اتفاق رکھتا ہوں کہ بابا نانک رحؒ صاحب درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صاف کیے جاتے ہیں اور میں ان لوگوں کو شریر اور کمینہ سمجھتا ہوں جو ایسے بابرکت لوگوں کو توہین اور ناپاکی کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں"

(تبلیغ رسالت، جلد ۷)

آپکی پیدائش اور ابتدائی حالات

حضرت بابا نانک رحؒ کی پیدائش ۱۴۶۹ء میں اپنے ننھیال میں "رائے بھوئے کی تلونڈی" نامی بستی میں ہوئی ہے۔ یہ بستی پاکستانی پنجاب کے ضلع شیخوپورہ میں ہے بعد میں یہ بستی ننکانہ صاحب کے نام سے مشہور ہو گئی۔ آپکے والد صاحب کا نام مہتہ کالو جی اور والدہ کا نام ماتا ترپتا جی تھا۔ آپ کی پیدائش پر پنڈت جی نے آپ کا نام نانک تجویز کیا۔ بعض لوگ آپکے نانک نام کی یہی وجہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کی پیدائش ننھیال میں ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے آپ کی ہمشیرہ کا نام نانکی تھا ــــ نانک نام ہندوؤں اور مسلمانوں میں مشترک ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا میں لکھا ہے کہ جب پنڈت صاحب نے آپ کا نام نانک تجویز کیا تو آپکے والد صاحب نے کہا کہ یہ نام چونکہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مشترک ہے اس لیئے یہ نام نہ رکھا جائے لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ آپ کا نام خالص ہندوانہ ہو اس لیئے یہی نام رہنے دیا گیا اور مہتہ جی کے اعتراض کے باوجود تبدیل نہیں کیا گیا

تواریخ گرو خالصہ میں یہ لکھا ہے کہ مسلمان بابا صاحب کو نانک شاہ کے نام سے پکارتے تھے اور جنم ساکھی بھائی بالا کے بیان کے مطابق خود حضرت بابا صاحب نے اپنا نام نانک شاہ ملنگ بتایا ہے۔

تواریخ گورو خالصہ میں گیانی گیان سنگھ صاحب نے لکھا ہے کہ آپ نے ابتدائی تعلیم ایک مسلمان میر سید حسین صاحب سے حاصل کی میر صاحب کی رہائش بابا نانک جی کے گھر کے پاس تھی اور وہ ننکانہ صاحب کے علاقہ میں دلی کرامتی ضلع کل اور بڑے لائق پیر مانے ہوئے تھے۔ انہوں نے سارا دینی و دُنیوی علم بابا صاحب کو پڑھایا۔ اور راہِ حق کے بہت سے بھید بتلائے۔

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۸۹)

خُدا سے محبت اور اس کی توحید کا پرچار

سکھ صاحبان کی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے عاشق تھے۔ آپ کا کلام خدا کی محبت اور اسکی توحید کے بیان سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی سیرت کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ آپ کو خدا کے پریم میں مگن اور دُنیاوی تعلقات سے بیزار دیکھ کر بعض لوگوں نے آپکے والد صاحب سے کہا کہ تمہارا بیٹا تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ آپکے والد نے ان لوگوں کی بات کو ٹھیک سمجھ کر ایک طبیب کی طرف رجوع کیا اور اسے نانک صاحب جی کو دکھانے کیلئے بلایا۔ وید یعنی طبیب نے آپ کی نبض دیکھی جس پر بابا جی نے عشقِ الٰہی سے معمور ایک شبد کہا۔ فرمایا:-

ویدہ بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈوے بانہہ
بھولا وید نہ جانئی کرک کلیجے مانہہ

یعنی طبیب کو علاج کے لیئے بلایا گیا ہے اور اس نے میری نبض دیکھی ہے لیکن اس بھولے اور سادہ مزاج طبیب کو کیا خبر ہے کہ مجھے کوئی جسمانی بیماری نہیں ہے بلکہ میں مریضِ عشق ہوں اور میرے کلیجے میں عشقِ الٰہی کا حقیقی درد ہے۔

آپکے کلام کا خلاصہ توحید باری تعالیٰ ہے اور آپ کے کلام کو پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ خُدا کی وحدانیت کے عاشق تھے۔ نہایت ہی میٹھے اور شیریں انداز میں آپ نے خدا کی توحید کے گن گائے ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"صاحب میرا ایکو ہے۔ ایکو ہے۔ بھائی ایکو ہے"

پھر فرماتے ہیں:-

"اس باہجوں کو ہنیں کس اگے کریے پکار"

یعنی سوائے خدا کے دوسرا کوئی معبود نہیں۔ پھر دوسری کس ہستی کے آگے تو واویلا کرتا ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"دیکھو کرتار اور نہ کوئی۔ ایکو سیو اور نہ کوئی"

یعنی خالق کُل ایک ہے۔ اور صرف اسی کی عبادت کرو پھر نہایت مؤثر انداز میں فرماتے ہیں۔

روجا کا۔ ہے سمر یئے تجے نے مرجائے
اکّو سمرو نانکا جل تھل رہیا سمائے

کسی دوسری ہستی کی کیوں عبادت کی جائے جو پیدا ہوتی ہے اور فنا ہو جاتی ہے اس لئے اے نانک ایک ہی وجود کو یاد کرو جو خشکی اور تری میں موجود ہے

ہندوؤں کے پوتر تیرتھوں پر جب جاتے تھے تو خدا کی توحید اور اس کی عبادت کا پرچار کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ ہردوار تشریف لے گئے تو ہندو پانڈوں کو دیکھا کہ وہ دریا کا پانی سورج کی طرف پھینک رہے ہیں اور بجائے خدا کے سورج کی پوجا کر رہے ہیں۔ آپ نے مخالف سمت مُنہ کر کے پانی پھینکنا شروع کر دیا۔ پانڈے حیران ہو کر دریافت کرنے لگے کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ کرتار پور میں میری کھیتی خشک ہو رہی ہے اس کو پانی دے رہا ہوں۔ پانڈوں نے ہنس کر کہا کہ یہ پانی کرتار پور کیسے پہنچ سکتا ہے تو آپ نے فرمایا اگر میرا پانی کرتار پور نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا پانی سورج تک جو کہ کروڑوں میل کے فاصلہ پر ہے کس طرح پہنچ سکتا ہے۔ اس پر سب پانڈے خاموش ہو گئے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ آپ ایک خدا کی تبلیغ کرتے تھے اور نہایت حکمت اور دانائی اور مؤثر رنگ میں یہ تبلیغ کرتے تھے۔

خدائے رزّاق پر توکّل کا درس

بابر بادشاہ اور بابا نانک رحؒ صاحب کا زمانہ ایک ہی ہے اور سکھ مؤرخین نے بادشاہ بابر اور بابا صاحب کی ملاقات کا بھی ذکر کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ جب بابر نے ایمن آباد کو فتح کیا تو بابر کے سپاہیوں نے وہاں کے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ بابا صاحب اور ان کے ساتھی بھی پکڑے گئے۔ جب یہ لوگ بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو گورو نانک صاحب کے روحانی چہرہ کو دیکھ کر بادشاہ بہت متاثر ہوا اور آپ کو خدا کا پیارا اور بھگت سمجھتے ہوئے آپ سے کہا کہ آپ جو کچھ چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ بابا صاحب نے جو جواب دیا وہ جہاں آپ کی جرأت اور دلیری پر دلالت کرتا ہے وہاں یہ بھی بتاتا ہے کہ آپ کا اصل توکّل خدا پر تھا۔ آپ نے فرمایا:-

ایمان دیا ایک خدا ئے
جس کا دیا ہر کوئی کھائے
بندے کی جو لیوے اوٹ
دین دُنی میں تاں کو توٹ
ایک داتا سب جگت بھکاری
تس کے چھاڈ اور کو لاگے تس سگلی پت ہاری
شاہ بادشاہ سب تس کے لئے
تس کے سنگ نہ کوئی رہیے
کہہ نانک سن بابر میر
تجھ تے مانگے سو احمق فقیر!

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۳۸۷)

ترجمہ ۔ خدائے واحد نے مجھے ایمان دیا ہے جس کے دیئے ہوئے رزق میں سے ہر کوئی کھاتا ہے۔ جو شخص کسی انسان کی پناہ لیتا ہے اس کو دین اور دُنیا میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خدا ئے رزّاق ایک ہی ہے اور باقی سب اس سے بھیک مانگنے والے ہیں جو شخص اس کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف دیکھتا ہے اپنی ساری عزّت کھو دیتا ہے۔ وہی سب کو بادشاہ بناتا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ اے بابر میر! نانک یہ کہتا ہے کہ جو اس خدا کو چھوڑ کر تجھ سے مانگے وہی احمق فقیر ہے۔

اس سچی بات کو سُن کر بابر بادشاہ کے دل میں بابا جی کی عزّت بہت بڑھ گئی۔ بابر خود خدا رسیدہ اور توحید پرست بادشاہ تھا اسلیئے وہ بابا صاحب کی اس بات سے بہت متاثر ہوا۔ اور بڑے احترام سے کہا کہ بابا صاحب مجھے اپنا ایک خادم سمجھ کر کوئی خدمت میرے سپرد کر دیں۔ اس پر بابا صاحب رحؒ نے اسے ایمن آباد کے تمام قیدی رہا کرنے کو کہا جس پر بابر نے سب قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا اور گورو صاحب کے ساتھ بابر نے یہ بھی اقرار کیا کہ

"میں عدل و انصاف کروں گا۔ آپ کی گدّی کی ہمیشہ عزّت کرتا رہوں گا۔"

(اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۹۹)

سکھ مؤرخین یہ بتاتے ہیں کہ بابر کے اس پریم کو دیکھ کر بابا نانک صاحب نے بابر کے خاندان کو سات پُشت تک بادشاہت کرنے کی دُعا دی جس کے نتیجہ میں مغلوں نے ایک عرصہ تک ہندوستان میں بادشاہت کی۔

مسلمان صوفیاء سے میل جول اور اخوتِ انسانی کا درس

آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک درویش کا آخری سفر!

مکرم مولوی عبد الحمید صاحب آڑھتی درویش کا جنازہ انگلستان سے بذریعہ طیارہ پہنچا

اور

بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی!

قادیان ۔ ۱۷ اخاء (اکتوبر) ۔ مکرم مولوی عبد الحمید صاحب آڑھتی درویش جن کی وفات مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو لندن میں مسافری کی حالت میں دل کا دورہ پڑنے پر وقوع میں آئی تھی ' سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اجازت سے مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم غلام احمد صاحب ' بذریعہ ہوائی جہاز کل مورخہ ۱۶ اکتوبر کو اُن کا جنازہ قادیان لائے ۔ چونکہ قبل از وقت یہاں اطلاع مل چکی تھی اس لئے حضرت امیر صاحب مقامی کی ہدایت کے مطابق مکرم فضل الٰہی خانصاحب وغیرہ جیپ لے کر امرتسر ہوائی اڈہ پہنچ گئے تھے ——— آج بعد نماز عصر حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے جنازہ گاہ (بہشتی مقبرہ) میں درویشانِ کرام کی کثیر تعداد سمیت نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مرحوم کے موصی ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کرائی ۔

ذکرِ خیر

ڈھیلے ڈھالے کُرتے اور دھوتی میں ملبوس ' سفید پگڑی باندھے ' سفید ریش ایک سیدھا سادھا انسان ——— لنگر سے کھانا اور مسجد میں سونا ' ستّر سال کی عمر میں سائیکل پر تیس چالیس میل کا سفر کرکے بھی تازہ دم ' نماز کے وقت سے پہلے مسجد میں پہنچنا ' بلند اور سوز میں ڈوبی ہوئی آواز سے اذان دینا ——— تہجد گزار ' خوش مزاج ' ملنسار اور درویش صفت یہ درویش مکرم مولوی عبد الحمید صاحب آڑھتی ' کوئی ایسے آدمی نہ تھے کہ جن کا دُنیا میں کوئی نہ ہو اور وہ مجبوراً یہاں رہتے رہے ہوں ——— مرحوم کے دو بیٹے (مکرم عبد السمیع صاحب و مکرم عبد الباری صاحب) ڈنمارک میں مقیم ہیں ۔ ایک بیٹی امریکہ میں بیاہی ہوئی ہے اور اہلیہ محترمہ اور بڑے بیٹے مکرم غلام احمد صاحب پاکستان میں مقیم ہیں اور خود یہ درویش بھی اپنے خون پسینے سے سالانہ ہزاروں کماتے رہے ' اس کے باوجود لنگرِ مسیح پاک سے کھانا اور مسجدِ اقصیٰ میں کبھی فرش پر اور کبھی منارۃ المسیح کے چبوترے پر شب بسری کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے ——— بارہا بیٹوں نے انہیں بلایا کہ کم از کم اس عمر میں تو ہمارے پاس آجائیں اور ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں ۔ لیکن مرحوم نے نہیں مانا بلکہ سختی سے جواب دیا کہ آئندہ کبھی مجھے یہ نہ کہنا کہ قادیان چھوڑ کر آجاؤ ——— ہم نے اپنے ربّ سے ایک عہد کیا ہُوا ہے کہ شعائر اللہ کی خدمت و حفاظت کے لئے ہم اپنی ہر چیز قربان کردیں گے ——— اور میں کبھی بدعہدی نہیں کرسکتا ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ [illegible] صاحب ' کے نکاح کے موقع پر خطبہ نکاح میں درویشانِ کرام کی نسبت فرمایا :-

"ایک سے ایک بڑھ کر فدائی وہاں اکٹھے ہوئے ہیں) انہوں نے بڑی تکالیف اُٹھا کر اس مقام کے احترام کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے ۔"

(بحوالہ بدر ۳ جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲)

بلاشبہ مرحوم مولوی عبد الحمید صاحب بھی درویشانِ قادیان کی نسبت حضور کے ارشاد کے مصداقوں میں سے ایک تھے جنہوں نے مِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ' کے تحت آخر وقت تک فدائیت کا نمونہ دکھایا اور اپنے عہد کو پورا کیا ۔ اس درویش نے خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے احسان سے اسے نوازا وفات سے قبل پہلے پاکستان گئے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب سے ملاقات کی ۔ پھر یورپ گئے وہاں اپنے بیٹے بیٹیوں سے ملاقات کی ۔ اپنے پیارے امام سے ملاقات کی سعادت حاصل کی ۔ اور وہیں سے عدم کے سفر پر روانہ ہوئے اور یہ شرف بھی پایا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر حضور انور نے ازراہِ شفقت یہ بھی فرمایا کہ ہم اس درویش کا جنازہ قادیان پہنچائیں گے ——— جس نے ۲۹ سال اپنے اہل و عیال اور ہر طرح کے آرام کو چھوڑا لیکن شعائر اللہ کی حفاظت کی خاطر قادیان چھوڑنا گوارا نہ کیا ' اس کی نعش قادیان سے باہر کس طرح دفن ہوسکتی تھی ———

مرحوم کے بیٹوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی بڑی عزت و تکریم اور بڑے اہتمام کے ساتھ نہایت شاندار تابوت میں اپنے والد مرحوم کی نعش کو محفوظ کرکے انہوں نے قادیان پہنچایا [illegible] کہ مرحوم کا آخری دیدار کرانے کے لئے تابوت میں گردن سے چہرہ تک کے حصہ پر شیشہ لگوا گیا تھا اس طرح سب کو اپنے بھائی کے دیدار کرنے اور ان کے اچھے انجام پر طمانیت محسوس کرنے کا موقع ملا ——— اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے آمین!

مرض الموت اور آخری سفر کے حالات بیٹے کی زبانی ——— !

مکرم غلام احمد صاحب پسر مکرم مولوی عبد الحمید صاحب مرحوم ' سے احباب نے خواہش کی کہ وہ مرحوم کی بیماری اور وفات کے کچھ حالات سنائیں چنانچہ مورخہ ۱۶ اکتوبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی صدارت میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں بعدہٗ محترم مولوی صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں واضح کیا کہ زمانہ درویشی میں یہ دوسری مثال ہے کہ ہمارا قابلِ احترام بھائی اپنے ملک سے باہر وفات پا جانے کے بعد اس کا جنازہ قادیان لایا گیا ہو ۔ قبل ازیں حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی مسافری کی حالت میں خانیوال پاکستان کے سٹیشن پر وفات ہوئی اور ان کے بیٹوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اپنے والد محترم کا جنازہ قادیان لاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں دفن کریں اور اب مرحوم مولوی عبد الحمید صاحب آڑھتی درویش اپنے ملک سے ہزاروں ہزار میل دور انگلستان میں قضاء الٰہی سے وفات پاگئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرحوم کی اولاد کی ہمت و کوشش سے ان کی نعش قادیان پہنچی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی ابدی آرامگاہ میں انہیں جگہ ملی ۔

ازاں بعد مکرم غلام احمد صاحب نے اپنے والد مرحوم کے حالات سنانے سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچایا ۔ جو حضور انور نے ازراہ شفقت موصوف کے لندن سے روانہ ہوتے وقت درویشان کرام کے لئے فرمایا تھا نیز بتایا کہ حضور انور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ ۔

اپنے والد صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ۱۳ جولائی ۱۹۷۶ء کو ڈنمارک کیلئے روانہ ہوئے تھے ۔ ۳ ستمبر تک ڈنمارک ۔ ناروے سویڈن وغیرہ ممالک کی انہوں نے سیر کر لی تھی پھر گوٹن برگ کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر دوبارہ سویڈن گئے اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا ۔ ۳ ستمبر کو لندن تشریف لے گئے وہاں مکرم چوہدری سردار احمد صاحب کے مکان پر ایک ہفتہ قیام کیا پھر چوہدری حواج احمد صاحب کے گھر چلے گئے ۔ حضور انور سے جب لندن میں ملاقات ہوئی تو حضور نے دریافت فرمایا کہ عید کہاں کرنے کا ارادہ ہے اس استفسار پر آپ نے ارادہ کرلیا کہ عید لندن ہی میں حضور کی معیت میں مناؤں گا ۔

مورخہ ۲۴ ستمبر کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکلے اور بس میں سوار ہونے کیلئے جانے لگے کہ راستے میں اچانک ہارٹ اٹیک ہُوا اور یہ حملہ شدید تھا حالانکہ والد صاحب بہت محنتی اور جفاکش انسان اور زیادہ بھاری جسم والے بھی نہ تھے اس لحاظ سے آپ پر دل کا حملہ ہونا تعجب خیز تھا ۔ بہر حال خدا کا کرنا ایسا ہُوا کہ جس جگہ دورہ پڑا تھا وہاں قریب ہی لطیف شاکر صاحب احمدی دوست کی دُکان تھی مکرم بشیر احمد صاحب کی کار میں بٹھا کر انہیں دُکان تک پہنچایا گیا حسنِ اتفاق سے مکرم ڈاکٹر داؤد صاحب اتفاق سے اسی دُکان پر کچھ سودا خرید رہے تھے' فوراً والد صاحب کو انہوں نے سنبھالا دوائی دی اور ایمبولینس کا انتظام کرکے ہسپتال پہنچایا ۔ ایمرجنسی وارڈ میں انہیں داخل کرلیا گیا اور تمام طبّی سہولتیں پہنچائی گئیں ۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ ۷۲ گھنٹے خطرے کے ہیں اگر یہ ٹل جائیں تو بہتر امید ہوسکتی ہے ——— مجھے پاکستان میں بذریعہ تار اطلاع ملی ۔ لیکن دوسرے ہی دن پتہ چلا کہ حالت خطرہ سے باہر ہے اور طبیعت سنبھل رہی ہے ۔ ۲۷ ستمبر کو میرے دونوں بھائی ڈنمارک سے اور بہن امریکہ سے لندن پہنچ گئی ۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ہسپتال کے عملہ نے میرے بھائیوں اور بہن وغیرہ کے لئے ہسپتال ہی میں ایک کمرہ دیدیا جبکہ ان کے لئے ایسا کرنا آسان نہ تھا ۔ ہسپتال کے پورے عملہ نے نہایت ہمدردی اور محبت سے والد صاحب کے علاج معالجہ کا خیال رکھا اور ایسی شاندار نرسنگ ہوئی کہ شاید ہم اپنے گھروں میں بھی اتنا آرام نہیں دے سکتے تھے ۳ اکتوبر کو دوبارہ دل کا حملہ ہُوا ۔ اس

علاج کے لئے پاکستان روانہ ہونے سے قبل ہی میں ۲ر اکتوبر کو لندن پہنچ چکا تھا۔ ... مشین وغیرہ لگی ہوئی تھی جس سے خیال ہو رہا تھا کہ حالت خطرہ سے باہر ہی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی تقدیر غالب آ رہی تھی ۸ر اکتوبر کو اگرچہ حالت نسبتاً بہتر ہی تھی اور نہایت مضبوط دل کے ساتھ وہ ہم سے گفتگو کرتے رہے۔ تھے۔ لیکن ۲ بجے کے قریب پھر ایک شدید حملہ ہوا ڈاکٹر داؤد صاحب بھی وہاں موجود تھے اس حملہ سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اور جسد عنصری میں روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مورخہ ۹ر اکتوبر کو ہفتہ کے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثیر احباب سمیت نماز جنازہ پڑھائی ایک صحابی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی نماز میں شریک ہوئے۔ تاخیر کی وجہ ایک تو یہ ہوئی کہ لوگوں کو جمعہ کے روز چھٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا دوسرے ہسپتال کے عملہ نے نعش دیر سے ہمارے سپرد کی کیونکہ انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ ہم ان کے دل کا معائنہ کر کے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے جفاکش آدمی کو جس کا جسم بھی بھاری نہ تھا ہارٹ اٹیک ہونے کا سبب کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر ہمارے والد صاحب کے بے روح جسم کے ذریعہ بھی بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور علم میں اضافہ ہو سکتا ہے تو کوئی حرج نہیں پھر حضور انور سے بھی استصواب کیا گیا حضور انور نے بھی فرمایا کہ ٹھیک ہے اگر ازدیاد علم کے لئے معائنہ کرنا چاہتے ہوں تو کر لیں۔ چونکہ انہوں نے یقین بھی دلایا تھا کہ ہم دل کا معائنہ کرنے کے بعد دوبارہ سی دیں گے اور کسی طرح کی بے حرمتی کا موجب نہیں ہو گا۔

حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا کہ اس درویش کا جنازہ ہم قادیان پہنچائیں گے۔ بہرحال حضور انور کی یہ نوازش تھی۔ کچھ دیر بعد ہم نے درخواست کی کہ حضور ہمیں اجازت دیں تو ہم یہ خدمت بجا لائیں اس پر حضور نے خوشی سے اجازت مرحمت فرمائی۔

مکرم غلام احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے افضال اور جماعت احمدیہ انگلستان کے خلوص اور تعاون کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس جماعت کے احباب نے میرے والد صاحب کے سب خاندانی رشتہ داروں سے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ کی ...

نے منٹ منٹ کی خبر رکھی اور مسلسل دعائیں فرماتے رہے۔ اگرچہ احمدی برادری اور اخوت کا یہی نمونہ ہے مگر میرے والد صاحب کو جو وہاں ایک درویش ہونے کے ناطے ہوئے۔ عزاز ملا۔ ماشاءاللہ۔

وہاں کے احمدی احباب نے ہر طرح کا تعاون دیا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان کئے کہ غیر از جماعت احباب کے دلوں میں بھی محبت ڈال دی۔ جب ہسپتال کے عملہ نے ہمیں جواب دیدیا اور کمرہ خالی کرنے کیلئے کہا تو ہم بڑے پریشان ہوئے ایک غیر احمدی پاکستانی سے ہماری ملاقات ہوئی دو چار منٹ کی گفتگو میں وہ اتنا ہمدرد بن گیا کہ اُس نے اپنے گھر کی چابی دی اور کہا کہ میرا کمرہ استعمال کرو اور جب تک چاہو رہو پھر وہ ڈھائی ہزار پونڈ رقم لے کر ہسپتال آیا اور کہنے لگا کہ جتنی رقم کی ضرورت ہو لو۔ اللہ تعالےٰ اس بھائی کو (جن کا نام جاوید صاحب ہے۔) جزائے خیر دے۔

نیز موصوف نے اپنے سفر کے متعلق نامساعد حالات میں ویزا وغیرہ میں اندراجات کے متعلق خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

مکرم غلام احمد صاحب نے یہ بھی بتایا کہ بعد میں ہمیں معلوم ہوا بعض قرائن اور معتبر ذرائع سے کہ والد صاحب مرحوم کو اپنی وفات کا احساس ہو چکا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ آخر وقت تک ہوش میں تھے اور وفات سے ۵ منٹ قبل تک مجھ سے باتیں کرتے رہے لیکن کسی بات سے یہ نہ ظاہر ہونے دیا کہ میری وفات کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر داؤد صاحب نے بعد میں بتایا کہ وفات سے دو دن قبل والد صاحب نے ۴۵ منٹ تک گفتگو کی اور علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی کہا کہ آپ بہت اچھا علاج کر رہے ہیں۔ میرے دل میں اب کوئی حسرت باقی نہیں ہے خدا نے سب خواہشیں پوری کر دیں۔ اب میری زندگی کے صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نیز ۱۵ مئی میں جب پاکستان سے واپس آئے تو ... پر ... پوتے ... بیٹے نصیر احمد کو ... فرمایا یہ پکستان کا یہ آخری ... ہے۔

موصوف نے بتایا کہ والد صاحب کو ہم سے زیادہ آپ درویش بھائی جانتے ہیں کیونکہ انہوں نے آپ کے ساتھ ۲۹ سال کا عرصہ گزارا۔ ہر خط میں ہمیں یہی نصیحت کرتے کہ چندے باقاعدہ ادا کرو۔ اور لکھا کرتے کہ خدا تمہیں تہجد کی نماز ادا کرنے کی توفیق دے خدا تمہیں باقاعدہ ... کرنے کی توفیق دے۔ دعاؤں کی توفیق دے وغیرہ۔

مکرم غلام احمد صاحب موصوف نے واضح کیا کہ لندن میں حضرت والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کا جنازہ قادیان پہنچانے کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب تمام کام اپنی نگرانی میں نہایت درجہ ذمہ داری سے سر انجام دئے۔ مکرم شاہد احمد خان صاحب نے بھی ہر طرح تعاون فرمایا۔ محترم امام مسجد بشیر احمد صاحب رفیق اور نائب امام مکرم منیر الدین صاحب شمس کا تعاون ہر طرح میسر آیا۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی مسلسل چار یوم تک تمام انتظامات کے سلسلہ میں دوڑ دھوپ کرتے رہے۔ مکرم رشید صاحب و اظہر صاحب پسران مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کا بھی تعاون ہر طرح حاصل رہا۔ میں ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں اللہ تعالےٰ ان سب کو جزاء خیر دے آمین۔

اللہ تعالےٰ مرحوم درویش کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو آمین۔

آخر میں مکرم غلام احمد صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کیلئے بھی دعا کی درخواست کی جو عرصہ بیس سال سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالےٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مرتبہ: محمد انعام غوری)

حضرت بابا نانک رح

بقیہ ص ۹

بابا جی کو مسلمان صوفیائے کرام سے بہت محبت تھی۔ آپ اولیائے کرام کے مزاروں کی زیارت کے لئے ملتان۔ پاک پٹن۔ اجمیر شریف اور بغداد وغیرہ تشریف لے گئے اور وہاں پر چلہ کشی اور وظیفے کئے۔

جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ فرید الدین ثانی رح کو بھی بابا صاحب کے ساتھ بہت خلوص اور محبت تھی۔ آپ کو سکھ کتب میں شیخ برہم کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ ایک دفعہ بابا جی نے شیخ فرید صاحب کے ساتھ لمبا سفر کیا اور آخر میں جب حضرت شیخ فرید صاحب سے جدا ہونے لگے تو بابا صاحب نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا۔

اؤ بہنیں گل ملیہ انک سہیلڑیا
مل کر کریں کہانیاں سمرتھ کنت کیاں
ساچے صاحب سب گون اوگن سب اساہ

یعنی آؤ بہن ہم بغل گیر ہو کر مل لیں۔ ہماری محبت تو بہت پرانی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ساری خوبیاں تو خدا میں ہیں۔ اور انسان خوبیوں سے خالی ہے۔

کتنا محبت انگیز نظارہ ہے کہ بابا صاحب ایک مسلمان کو بہن کہہ کر اور اس کے گلے مل کر میٹھی بانی کہہ رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جناب بابا صاحب مسلمانوں کے ساتھ پیار اور محبت کرنے میں خاص لطف حاصل کرتے تھے۔

آپ کے سفر اور یادگار

آپ نے دور دراز ملکوں کے سفر ایسے زمانہ میں کئے جبکہ ذرائع سفر نہایت ہی محدود تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے زمانہ میں سفر کرنا آپ کی اولوالعزمی کا ثبوت ہے۔ ان سفروں میں آپ نے مکہ شریف جا کر بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا۔ اور پھر مدینہ منورہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت بھی کی۔

بابا صاحب کی دو یادگاریں مشہور ہیں۔ ایک چولہ صاحب جو اب بھی آپ کی اولاد بیدی صاحبان کے پاس ڈیرہ بابا نانک میں محفوظ ہے۔ مجھے بھی ۱۹۷۲ء میں اس پوتر اور پاک چولہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اس پر قرآن مجید کی آیات درج ہیں۔ سورۃ فاتحہ۔ سورۃ اخلاص۔ آیت الکرسی۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نمایاں طور پر اس پر درج ہیں۔

چولے کا کپڑا امتداد زمانہ کی وجہ سے کافی بوسیدہ ہو چکا ہے۔ اور اب ایک بڑے شیشے کے اندر اسے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

دوسری یادگار قرآن مجید کا نسخہ ہے جسے آپ ہمیشہ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس کو پوتھی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ قرآن مجید بھی اب تک گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور کے گوردوارہ میں محفوظ ہے۔

بابا صاحب کی یہ دونوں یادگاریں اسلام اور مسلمانوں سے آپ کی محبت کا ثبوت ہیں اور اسی محبت کی وجہ سے مسلمان بھی آپ سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی اس نیک بندے پر اس کی رحمت ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار اپنے والد صاحب کے کاروبار میں برکت و ترقی اور افضال الہیٰ کے حصول کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

یوگیراج شری کرشن جی مہاراج ؑ

از مکرم و محترم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان

مختصر تعارف

آج سے تقریباً ساڑھے تین ہزار سال پہلے جبکہ معمورہ ہندوستان متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں یا سلطنتوں میں منقسم ہو چکا تھا۔ اور ہر طرف مذہبی و اخلاقی جمود، سیاسی جبر و تشدد، ظلم و ستم اور بدامنی کا دور دورہ تھا۔ ایسے ہی تاریک۔۔۔ زمانہ میں شمالی ہندوستان کی ایک ریاست "متھرا" میں آریہ ورت کے سدھار کے لئے یوگیراج شری کرشن جی مہاراج مبعوث ہوئے۔ آپ کے والد ماجد شری "واسو دیو جی" اور آپ کی والدہ محترمہ "دیوکی" دونوں ان ایام میں آپ کے حقیقی ماموں راجہ کنس کے جیل خانہ میں قید و بند کی صعوبت بھری زندگی گذار رہے تھے۔ کیونکہ کنس کو نجومیوں نے یہ بتا رکھا تھا کہ اے کنس! تجھے اور تیرے تخت و تاج کو تباہ کرنے والا تیری بہن ہی کا ایک فرزند ارجمند ہو گا۔ اس لئے کنس نے آنے والی مصیبت کے سدباب کے طور پر اپنی حقیقی بہن اور بہنوئی کو حبسِ دوام میں مبتلا کر رکھا تھا۔ شری کرشن جی کی پیدائش سے پہلے آپ کے سات بہن بھائی موت کے گھاٹ اُتارے جا چکے تھے۔ شری کرشن جی کی ولادت باسعادت بھی اسی جیل میں ہوئی۔ حضرت کرشن جی کے والد ماجد نے آپ کو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے ماتحت جمنا کے اس پار گوکل کے علاقہ میں "نند" نامی ایک گوالے کے ہاں پہنچا دیا۔ اور کسی طرح اُس گوالے کی نوزائیدہ بچی کو متھرا (جیل) میں لانے میں کامیاب ہو گئے جو حضرت کرشن کی جگہ موت کے گھاٹ اُتاری گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ کرشن جی مہاراج گوکل میں یشودھا اور نند گوالے کے ہاں بحیثیت فرزند پرورش پانے لگے۔ اور اس طرح اسیروں کی رستگاری کا موجب بننے والا یہ فرزند ارجمند جلد جلد بڑھنے لگا۔

جب کنس کی تباہی کا موعود وقت قریب آپہنچا، تو اسی نحیف و کمزور انسان نے کنس جیسے ظالم و جابر حاکم کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کی جگہ عدل و انصاف کا راجیہ قائم کیا۔ تمام اسیروں کو رہائی بخشی اور وہ سرزمین جو پہلے پاپیوں سے پُر ہو چکی تھی اب نیکیوں اور خوشبوؤں کا گہوارہ بن گئی۔۔

جنگ مہابھارت

شری کرشن جی کے اہم شاندار عملی کارناموں میں سے ایک نہایت اہم کارنامہ جنگِ مہابھارت ہے۔ یہ جنگ مسلسل اٹھارہ یوم تک جاری رہی جس میں اٹھارہ لاکھ نفوس مارے گئے۔ اس وقت کے ہندوستان کے اکثر گھر بیواؤں سے بھر گئے۔ لاکھوں بچے بچیاں یتیم ہو گئے۔ اخلاقی، اقتصادی تمدنی اور معاشرتی حالت کا توازن بگڑ گیا۔ بلکہ بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ یہ جنگ اس زمانہ کے لحاظ سے دنیا کی طویل ترین اور نہایت تباہ کُن جنگ تھی۔

حضرت کرشن جو امن اور شانتی کے اوتار تھے، آپ نے جنگ ہونے سے قبل دونوں فریقوں میں صلح کرانے کی انتہائی کوششیں کیں۔ مگر کوروؤں کی ضد و تعصب کے سامنے آپ کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ چونکہ پانڈو مظلوم تھے اس لئے آپ نے مظلوم پانڈوؤں کا ساتھ دیا۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے اپنی سنتِ قدیمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (قرآن) کے مطابق صداقت پر چلنے والے مظلوموں کو فتح عطا فرمائی۔

شری کرشن نے تمام مفتوحہ علاقہ اصل حقداروں یعنی پانڈوؤں کے سپرد کر دیا۔ مفتوحہ علاقہ میں اپنی طرف سے نہ کوئی وائسرائے رکھا، نہ کوئی گورنر اور نہ ہی اُسے اپنی تجارتی منڈی بنایا بلکہ 'ملک' ملک والوں کے سپرد کر دیا۔ تاکہ وہ جس طرح چاہیں اپنے لئے اپنی حکومت بنائیں کیونکہ آسمان والوں کو زمین سے کچھ غرض نہیں ہوتی بلکہ وہ تو کھلے بندوں کہہ دیتے ہیں ؎

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں پر رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
تجھ کو کیا مُلکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

(حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام)

تعلیم

گمراہی و بے دینی کے اُس دور میں شری کرشن جی نورِ الٰہی اور آئینہ حق نما تھے۔ آپ کی ذات خالق و مخلوق میں درمیانی واسطہ تھی جس نے بھولی بھٹکی دنیا کو آستانہ اُلوہیت پر لا کھڑا کیا۔ آپ نے لوگوں کو خدائے واحد و لاشریک کی تعلیم دے کر بھارت سے بُت پرستی و بُت گری کو دُور کیا۔ کام، کرودھ اور موہ سے بچنے، نفسانی خواہشات کو دبانے اور خدائے رحیم و کریم کا وصال حاصل کرنے کے لئے مختلف پیرایوں میں تعلیم دی۔ شریمد بھاگوت گیتا آپ کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ بطور نمونہ آپ کی تعلیم کی چند باتیں نیچے درج کی جاتی ہیں۔

توبہ کی حقیقت

گناہوں پر دلی ندامت کے عملی اظہار کا نام توبہ ہے۔ اور آئندہ زندگی میں استغفار کرنا اس کے لئے لازمی شرط ہے۔ اس وقت کے سماج نے تناسخ کے لامتناہی جنموں میں انسان کو جکڑ رکھا تھا۔ گویا سماج قنوطیت کے جبر عمیق میں غوطہ زن ہو کر دم توڑ رہا تھا آپ نے خدائے غفور و رحیم کا تصور اس طور پر پیش کیا کہ :۔

"اگر سخت بد چلن آدمی بھی دلی عقیدت کے ساتھ لگاتار میری (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرتا ہے تو اُسے بھی نیک سادھو ہی ماننا چاہیئے"

(گیتا ادھیائے ۹ شلوک نمبر ۳۰)

اس شلوک کا ترجمہ فارسی اور سنسکرت کے مشہور عالم فیضی نے یہ کیا ہے کہ:۔

اگر نا جرے ہم کند یادِ من
نگرود گرفتارِ زندانِ من!

اسی طرح شری کرشن جی مہاراج ایک موقعہ پر شری ارجن جی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اے ارجن! جیسے جلتی ہوئی آگ ایندھن کو بھسم بنا دیتی ہے ویسا ہی گیان کی آگ (تمام بُرے) کرموں کو بھسم بنا دیتی ہے"

(گیتا ادھیائے ۴ شلوک نمبر ۳۷)

پس جب توبہ سے بُرے اعمال کا ہی خاتمہ ہو گیا تو اُن اعمال کی سزا کیسے ملے گی؟

ردِّ تناسخ

آج کا ہندو سماج مسئلہ تناسخ کو حضرت کرشن جی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ حالانکہ آپ تناسخ کی اسی شکل کے مخالف تھے جس کا تصور آج کے ہندو سماج میں پایا جاتا ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ روحانی تناسخ کے قائل تھے اور روحانی آواگون ایک لاکھ چوراسی ہزار جُونوں والے آواگون سے بالکل مغائرت رکھتا ہے۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ :۔

"مفسروں اور ٹیکا کاروں ۔۔۔۔۔۔ نے اپنے اپنے مقاصد کو جو وہ چاہتے تھے، بھگوت گیتا کی مدد سے بالکل درست ثابت کرنے کے لئے الفاظ کے معنے نکالنے میں بہت کھینچا تانی سے کام لیا ہے۔ اور اس کے سیدھے سادے الفاظ سے غیر متعلق اور عجیب مطالب نکالنے کی کوشش کی ہے"

(بھگود گیتا اردو مصنفہ چوہدری روشن لال صاحب)

شری کرشن جی نے اس بارے میں واضح تعلیم دی ہے کہ :۔

(۱) "یکساں بدھی والے لوگ کرم سے پیدا ہونے والے پھل کو چھوڑ کر جنم کی پھانسی (جنم کے بندھنوں) سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور بے داغ حالت و درجۂ نجات کو حاصل کر لیتے ہیں" (گیتا ۲/۵۱)

(یہ ترجمہ مہاتما گاندھی جی کا ہے۔ اور مختلف ترجمہ کرنے والے کا ترجمہ بھی اسی کے مطابق ہے)

(۲) "اے ارجن! اس طرح جو میرے عجیب جنم اور کرم کی حقیقت کو جانتا ہے وہ جسم کو چھوڑ کر پھر دوبارہ جنم نہیں لیتا" (گیتا ۴/۹)

پس حضرت کرشن جی کے فرمان کے مطابق "ذاتِ الٰہی کی تلاش نہایت کوشش سے کرنی چاہیئے کہ جس کے وصال کے بعد اس دکھوں بھرے سنسار میں دوبارہ نہیں آنا پڑتا اور نہ ہی وصالِ الٰہی کے بعد جنم لینا پڑتا ہے" (گیتا ۸/۱۵-۱۶)

شری کرشن جی کا پیغام

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ دنیا میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے والی شخصیتیں کبھی کبھار ہی مبعوث ہوا کرتی ہیں۔ اور جب اُن کا ظہور ہوتا ہے تو اس زمانے کے فرزندانِ تاریکی اُن کے سخت مخالف ہو جاتے ہیں۔ البتہ صاحب بصیرت لوگ اس نُور کو پہچان لیتے ہیں جو ہنوز پردۂ اخفاء میں ہی ہوتا ہے۔ ایسے پُر ظلمت زمانہ کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے شری کرشن جی نے بھی بعض اُصول بیان فرما کر قوم کو تاکید کی ہے کہ اپنا دھرم چھوڑ کر بھی اس نُور کو اپنا لیں جو اس زمانے میں ظاہر ہو۔ (گیتا ۱۸/۶۶)

چنانچہ گیتا ادھیائے نمبر ۴ شلوک نمبر ۷ میں وہ اُصول بیان فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ مہاتما تلسی داس نے رامائن میں اس طرح کیا ہے کہ :۔

"جب جب ہوت دھرم کی ہانی
باڑھیں اسُر ادھم ابھیمانی،
تب تب پربھو دھری ودودھ شریرا

(باقی ملاحظہ کیجئے ۰ صفحہ پر)

"مستقبل کا مذہب صرف اسلام ہے" (مرزا ناصر احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تبلیغ اسلام کے لئے دورۂ امریکہ سے متعلق امریکی جرائد و رسائل کے کچھ مزید تراشوں کا ترجمہ ذیل میں ہفت روزہ لاہور سے نقل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

امام جماعت احمدیہ تبلیغی دورے پر

امریکہ کا کثیر الاشاعت ہفت نامہ "ایمسٹرڈم نیوز" (نیویارک) نے اپنی ۱۴ اگست ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں اپنے وقائع نگار خصوصی "زمینگا براؤن" کی مندرجہ ذیل رپورٹ شائع کی:-

"۔۔۔ دنیا بھر کے ایک کروڑ احمدی مسلمانوں کے امام امریکہ اور کینیڈا کے شہروں کے تین ہفتوں کے تبلیغی دورہ کی غرض سے جب گزشتہ جمعرات کو نیویارک پہنچے تو وہ نیویارک کی حالت دیکھ کر کچھ زیادہ متاثر نہ ہوئے۔ حضرت میرزا ناصر احمد نے والڈروف آسٹوریا (ہوٹل) میں (جہاں وہ قیام پذیر ہیں) ایمسٹرڈم نیوز سے خصوصی انٹرویو میں فرمایا کہ جہاں وہ اپنی مہمان نوازی سے بہت مسرور ہیں وہاں انہیں یہ کہتے ہوئے بڑا دکھ ہو رہا ہے کہ امریکہ کا سب سے بڑا اور ذیشان شہر اتنا صاف ستھرا نہیں ہے۔

حضرت احمد امریکہ میں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ اُن امریکی شہریوں کی دعوت پر ہوا ہے جو احمدی مبلغوں کے ہاتھوں مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت احمد اپنے اس تبلیغی دورے میں امریکیوں پر زور دیں گے کہ وہ اپنے مذہبی۔ اقتصادی اور معاشرتی مسائل کا حل تعلیمات اسلامی میں تلاش کریں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن ساری دنیا اپنے نازک معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل کا وہ حل قبول کرے گی جو اسلام پیش کرتا ہے۔ آپ نے اس امر کی وضاحت تو نہیں فرمائی کہ وہ ملک کے دیگر مسلم فرقوں خصوصاً سُنّی مسلمانوں اور دیگر اسلامی قوم سے کس طرح رابطہ رکھ کر کام کریں گے۔ تاہم آپ نے فرمایا کہ انہوں نے کئی بار بیرونی دنیا کا اس غرض کے تحت سفر اختیار کیا ہے کہ وہاں کے مذہبی اور سیاسی رہبروں سے مل کر انسانیت کو درپیش مسائل پر بات چیت کرنے کا موقع مل سکے۔

۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ کے امام منتخب ہونے سے پیشتر حضرت احمد جماعت کے بین الاقوامی مرکز ربوہ (پاکستان) میں کئی جماعتی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ وہ بیس سال تک تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل بھی رہے ہیں۔

حضرت احمد نے احمدی مسلمانوں کا خصوصی کنونیشن (جو ہفتہ کے روز ڈریو یونیورسٹی میڈیسن (نیوجرسی) میں منعقد ہوا ہے) سے خطاب فرمایا۔ یہ کنونیشن ان لوگوں کے لئے غیر معمولی طور پر معلومات آفریں ثابت ہوا۔ جو اس سے قبل اس تحریک سے متعارف نہ تھے۔ اس کنونیشن میں اخلاق اور روحانی مسائل پر غور و فکر کے علاوہ انہیں درپیش معاشرتی، اقتصادی اور دیگر مسائل کو بھی خالصتہً اسلامی نقطہ نظر سے زیر بحث لایا گیا۔

اس کے پہلو بہ پہلو مندوب احمدی خواتین نے اپنا ایک علیحدہ خصوصی اجلاس بُلایا۔ جس میں عورتوں سے متعلقہ مسائل پر غور و خوص ہوا۔

امریکہ میں احمدیہ عقائد پر مشتمل اسلام کا پیغام احمدی مبلغوں کی وساطت سے ۱۹۲۰ء میں پہنچا تھا۔ اس وقت سے اب تک دو درجن کے قریب امریکی شہروں میں اس تحریک کے مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ میں اس تحریک کا ہیڈ کوارٹر امریکن مسجد فضل (واشنگٹن) میں واقع ہے۔

احمدیوں نے اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے احیاء کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ وہ اسلام کو ایک زندہ مذہب تسلیم کرتے ہیں۔ اور اُسی کے ذریعہ وہ بندوں کا اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے میں کوشاں ہیں۔ اُن کا ایمان ہے کہ اسلام نسلِ انسانی کو درپیش تمام روحانی۔ اقتصادی۔ معاشرتی اور سیاسی مسائل کا قطعی اور جامع و مانع حل پیش کرتا ہے۔

تحریک احمدیت کی بنیاد ۱۸۹۰ء میں قادیان (ہندوستان) کے مقام پر حضرت میرزا غلام احمد صاحب نے رکھی تھی۔ انہوں نے الٰہی بشارتوں اور الہامات کی بناء پر مسیح موعودؑ اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جس کا ظہور آخری زمانہ میں مختلف مذاہب میں بیان کردہ پیشگوئیوں کے مطابق ساری دنیا کو ایک مذہب (اسلام) پر جمع کرنے کی ابتداء سے متعلق تھا انہوں نے دعویٰ فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السّلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ انہیں معجزاتی طور پر بچا لیا گیا تھا۔ اُن کی اپنی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السّلام صلیب سے زندہ بچ کر ہندوستان پہنچ گئے تھے جہاں اُن کی طبعی موت واقع ہوئی اور کشمیر میں مدفون ہیں۔

حضرت مسیح موعود صاحب الہام تھے۔ اُن کی ہزاروں پیشگوئیاں (جو قبل از وقت شائع ہوتی رہیں) پوری ہونے کے بعد ان کے پیروکاروں کے ایمان کی پختگی کا باعث بنیں۔ ان میں سے بیشتر پیش خبریاں عالمی اہمیت کی تھیں۔ مثلاً دوسری جنگ عظیم۔ زارِ روس کا حشر اور جاپان کا بحیثیت ایک طاقت کے اُبھرنا وغیرہ وغیرہ۔

"دی نیوز" پیٹرسن این جے

ہائی جرسی احمدی مسلمانوں کے امام کو مرحبا کہتے ہیں

میڈیسن۔ پیک۔ بیرگو کے سینکڑوں باشندے اور نیوجرسی و نیویارک کی جماعتوں کے افراد گزشتہ جمعہ کو ایک کروڑ سے زائد احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا کو مرحبا کہنے کے لئے ڈریو یونیورسٹی میں اکٹھے ہوئے۔ اجلاس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے احمدی مندوبین نے شرکت کی۔

احمدی مسلم تعلیمات اسلامی سے (اپنی) والہانہ وابستگی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس جماعت نے جس کی ابتداء ۱۸۹۰ء میں ہندوستان میں ہوئی۔ ایک صد ممالک میں مساجد۔ مشن اور مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ امریکہ میں احمدیہ تحریک ۱۹۲۰ء میں متعارف ہوئی۔ اُس وقت سے لے کر آج تک اس جماعت نے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک درجنوں مراکز امریکہ اور کینیڈا میں قائم کئے ہیں۔ اجلاس میں اخلاقی اور روحانی مسائل پر غور و فکر کے ساتھ ساتھ موجودہ معاشرتی، اقتصادی اور درپیش سیاسی مسائل کو بھی اسلامی نقطۂ نظر سے زیر بحث لایا گیا۔ مسلسل دو دن تک مندوبین یکجان ہو کر غور و خوص کرتے۔ نمازیں پڑھتے اور پیش آمدہ مسائل پر اظہار خیال کرتے رہے۔ اور اس سرتاپا مادیت زدہ ماحول میں کبھی جس کی بیشتر اقدار اور عوامل اسلام سے قطعاً مختلف ہیں خالص اسلامی سوسائٹی کا عملی نمونہ بنے رہے۔

مندوب احمدی خواتین نے اپنا ایک علیحدہ اجلاس منعقد کیا۔ جس میں عورتوں سے متعلق مسائل پر غور و فکر کیا گیا۔

یہ کنونشن مشرق و مغرب۔ ایشیائی۔ افریقی باشندوں کے روح پرور ربط باہمی کا نادر نمونہ تھی مختلف رنگوں اور حسب و نسب کے حامل تمام احمدی اس عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں کہ "مستقبل کا مذہب صرف اسلام ہے"

حضرت میرزا ناصر احمد امریکہ کا حالیہ دورۂ تبلیغ اسلام کی مساعی کے فروغ کیلئے فرما رہے ہیں آپکے فرمان کے مطابق امریکن سوسائٹی کے تمام اذیت دہ مزمن عوارض کا حل صرف اسلام سے وابستگی ہے۔ انکا ایمان ہے کہ بالآخر اہل دنیا کو اپنے پیچیدہ۔ معاشرتی۔ اقتصادی۔ اور سیاسی مسائل کے وہی حل قبول کرنا ہونگے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ربوہ (پاکستان) میں ہے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹؍۹؍۷۶ کو کوڈالی (کیرالہ) میں مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ و انچارج کیرالہ نے محترمہ زکیہ بی صاحبہ بنت مکرم محی الدین صاحب مرحوم آف کوڈالی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم جلیل احمد صاحب ابن مکرم عبد الشافی صاحب آف وانا گر بعوض مبلغ ۲۰۰۰؍ روپے حق مہر فرمایا۔ مکرم جلیل احمد صاحب نے مبلغ ۱۰؍ روپے اس خوشی میں جمع کرائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت ہو اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواستِ دُعا

اس سال اُڑیسہ میں دھان کی فصل بہت ہی عمدہ حالت پر تھی۔ لیکن بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصل اب تباہ حال ہے۔ اگر چند دنوں تک یہی حالت رہی تو قحط سالی کا اندیشہ ہے۔ اندریں حالات بزرگان۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے عاجزانہ گذارش ہے کہ نہایت ہی خلوص دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مخلوق پر رحم فرماتے ہوئے اپنی رحمت بصورت بارش نازل فرمائے آمین۔ صوبہ کے اکثر باشندے جو ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں احمدیوں سے دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری مذہبی رواداری کے مداح ہیں۔ انکے اہل علم اور باثر لوگ ہمارے جلسوں میں بھی تعاون فرماتے ہیں اس لئے اہالیان اُڑیسہ ہماری دعاؤں کے زیادہ مستحق ہیں۔ خاکسار۔ محمد یونس احمدی بھدرک اُڑیسہ۔

یوگیراج شری کرشن جی مہاراج

بقیہ صفحہ ۱۲

ہُز ہستی کر باندھی سجّن بیرا

"اس شلوک کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے تو پرماتما اس کی رکھشا کے لئے کسی نہان پرش کو بھیج دیتے ہیں" (اخبار پرتاپ - کرشن نمبر ۱۹۵۰ء)

پس جب ایسا گمراہی کا دور آتا ہے لادینی اور جہالت کا راجیہ ہوجاتا ہے نیک لوگوں کو ہرطرح ستایاجاتاہے توخدا تعالیٰ کی طرف سے کرشن جی کا بُروز یا کوئی نہان پرش دنیا کے سُدھار کے لئے ضرور نازل ہوتا ہے۔ پہاڑ ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ کیونکہ ے

جس بات کو کہے کہ کروں گا مَیں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے!

کلجگ اور ظہور کرشنِ ثانی

آج کلجگ کے بھیانک اور خطرناک نتائج سامنے ہیں۔ بھارت واسی "اپنے چاروں طرف جو اخلاقی گراوٹ، کورپشن، سینہ زوری، دھاندلی، بے انصافی اور دیگر بدعنوانیاں دیکھتے ہیں اُن کے پیشِ نظر اُن کا بھگوان کرشن سے ایسی التجا کرنا جائز ہی ہے کہ ے

اک بار پھر سے آجا گئوئیں چرانے والے

(اخبار پرتاپ جالندھر ۳۰ اگست ۱۹۶۴ء)

یوگیراج شری کرشن جی مہاراج کے فرمود کے مطابق اِس گھور کلجگ میں شری کرشن جی اوّل کی آمد بروزی طور پر حضرت کرشن قادیانی کے رنگ میں ہوئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی مَیں ہندوؤں کے لئے بطور اَوتار کے ہوں۔...

.......مَیں اُن گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی، جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے اَوتاروں میں سے ایک بڑا اَوتار تھا۔ یا یہ کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رُو سے وہی ہوں"

(لیکچر سیالکوٹ)

مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی آواز کو سُنتے ہیں اور اُسے قبول کرتے ہیں ؂

درخواستہائے دُعا

۱۔ عزیزم بابو فضل احمد کا چھوٹا لڑکا عزیز عثمان احمد گلے کی تکلیف کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ (بابو) تاج الدین سرینگر۔

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ جو ضعیف العمر بیوہ اور نہایت نادار ہیں عرصہ سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ علاج جاری ہے مگر خاطر خواہ فائدہ نہیں ہورہا۔ ضعیف تنگدستی اور بیماری وبال جان بن رہی ہے۔ جملہ بزرگان کرام۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے التماس ہے کہ ہمشیرہ موصوفہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد شمس الدین صدر جماعت احمدیہ بھدرک اُڑیسہ۔

۳۔ محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کچھ روز سے علیل ہیں۔ کچھ پریشانیاں ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صحت وسلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ اور پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۴۔ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب آف حیدرآباد کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہورہا۔ دوست ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سعادت احمد قادیان۔

۵۔ میری شادی ۱۹۶۸ء کو ہوئی تھی شروع ہی میں بچہ ہوا تھا وہ کچھ دنوں بعد ہی کر وفات پاگیا تھا۔ اس وقت سے میں اولاد سے محروم ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اولاد سے نوازے اور وہ ہر لحاظ سے میرے لئے بابرکت ہو اور خادم دین ہو نیز اس کا مستقبل بھی روشن ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد یٰسین قریشی شاہجہانپور۔

مُنقولات

۱۔ گوروگرنتھ صاحب میں مسلمان صوفیوں کے شبد موجود ہیں

لکھنؤ۔ ۱۰ اکتوبر۔ آئینی ترمیمات کمیٹی کے چیرمین اور سابق وزیر دفاع سردار سورن سنگھ نے یہاں ملک کے شہریوں پر عام طور سے اور سکھوں پر خاص طور سے زور دیا کہ انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے لئے اپنے کو ان آدرشوں کا پابند بنائیں۔ جن کا پرچار گورو تیغ بہادر نے کیا تھا۔ جو سکھوں کے نویں گرو تھے۔

سردار سورن سنگھ شری گورو تیغ بہادر صد سالہ کمیٹی یوپی کے زیر اہتمام ایک تقریب میں بول رہے تھے۔ سردار سورن سنگھ نے گورو گرنتھ صاحب کی عظمت کا ذکر کیا جس میں دسوں گروؤں کی روح موجود ہے۔ اور کہا کہ اس سے بڑھ کر وسیع النظری اور اتحاد کی مثال اور کیا ہوسکتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں نہ صرف سکھ گوروؤں کے شبد ہیں بلکہ مسلم صوفیوں اور ہندو بھگتوں اور سنتوں کے شبد بھی موجود ہیں۔ یہ کتنے فخر کی بات ہے کہ جب جب سکھ گورو گرنتھ صاحب کے سامنے عقیدت سے سرجھکاتے ہیں تو اُن کی عقیدت ان مسلم صوفیوں اور ہندو بھگتوں اور سنتوں کے لئے بھی ہوتی ہے۔ جن کے شبد گورو گرنتھ صاحب کا اٹوٹ انگ ہیں۔ ان میں بعض ایسے مسلم فقیروں کے شبد ہیں۔ جو گورو نانک صاحب سے پہلے کے ہیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۲/۱۰)

۲۔ ہندو مُسلم سکھ اتحاد کو فروغ دینے والی تقریبات کا اہتمام کیجیے

صدر جمہوریہ ہند کی تقریر

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر (نامہ نگار خصوصی) صدر جمہوریہ ہند نے آج ہندوستان کے رہنے والوں سے اپیل کی ہے کہ ملک کی ترقی میں ہندو مسلمانوں کو ملکر کام کرنا چاہیئے۔ آپ پھول والوں کی سیر کے میلہ میں تقریر کر رہے تھے۔ اس میلہ کا اہتمام انجمن سیر گل فروشاں نے کیا تھا۔ خاتون اوّل بیگم عابدہ احمد نے بھی اس میلہ میں شرکت کی یہ میلہ دلی کا ایک تاریخی اور کلچرل میلہ ہے اس میں تیراکی کے مقابلے اور قوالیاں وغیرہ بھی ہوتی ہیں۔ آج آواز اور روشنی کے پروگرام میں ریڈیو کے سانگ اور ڈرامہ ڈویژن نے حضرت امیر خسرو پر ایک پروگرام پیش کیا اس کے بعد قوالیاں شروع ہوئیں جو صبح تک جاری رہیں گی۔

صدر جمہوریہ ہند نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ یہ میلہ ہندو مسلم اتحاد کی علامت بن گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ایسی تقریبات کا اہتمام کرتے رہنا چاہیئے جن سے قومی یکجہتی کو فروغ ملے۔ (ایضاً)

۳۔ نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ اڑلیسہ کے ساحلی شہر کٹک میں ویدوں کی تعلیم خاص طور پر "کرم کانڈ" کے اصولوں کی تربیت دینے کے لئے ایک کالج کے قیام کی تجویز ہے۔ اس کالج میں ہر طبقۂ خیال کے افراد کو تربیت دی جائے گی۔ اور پجاریوں کی اجارہ داری کو توڑنے کی کوشش کی جائے گی۔

اتر پردیش کے سابق گورنر مسٹر وشوناتھ داس نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس کالج سے نیپال، ماریشس، بھوٹان اور انڈونیشیا کے ہندوؤں کی ضروریات بھی پوری ہوں گی۔ انہوں نے بتایا کہ عام طور پر پجاریوں کو کرم کانڈ کی سائنسی توجیہہ کا علم نہیں ہوتا ہے اور وہ اس سلسلہ میں کافی فیس وغیرہ بھی وصول کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس کالج کے قیام کے لئے مرکزی حکومت بھی مدد فراہم کرے گی۔ (قومی آواز) (ایضاً)

۴۔ امرتسر (بذریعہ ڈاک) یہاں نوادرات کے لازمی رجسٹریشن قانون کے تحت اب تک ۱۰۰ برس سے زیادہ پرانی مورتیوں، قلمی تصویروں، مخطوطات اور دستاویزوں کی رجسٹری کی درخواستیں مل چکی ہیں۔ کرتارپور گوردوارہ نے اپنے جن نوادرات کے رجسٹریشن کی درخواست کی ہے ان میں شہنشاہ جہانگیر کی وہ اصل سند بھی شامل ہے جس کے ذریعہ مغل شہنشاہ نے دھرم شالے کو آٹھ ہزار ۲۶۴ ایکڑ زمین کی معافی دی تھی یہ معافی کرتارپور کے مشہور سودھیوں کے دھرم شالہ کے پاس اب بھی ہے جو باباگروت کے لڑکے دھیرل کی اولاد میں ہیں۔

کرتارپور کے نوادرات میں وہ "مول منتر" (گورو گرنتھ صاحب کا ابتدائی حصہ) بھی ہے جو پانچویں گورو ارجن دیو مہاراج کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ ایک ایسے قلمی مجموعہ میں شامل ہے جو گورو ارجن دیو کے دربار میں ان کی بانی کو لکھنے والے بھائی گورداس نے لکھا تھا۔ اس مجموعہ

میں پہلے پانچ گرو صاحبان کی مقدس بانی درج ہے۔ گورو ارجن دیو اور گورو ہرگوبند کے علاوہ بابا گردت کی بانیاں بھی موجود ہیں، کرتارپور گوردوارہ میں دو با تصویر جنم ساکھیاں بھی ہیں جن میں گورونانک مہاراج کی سوانح عمری درج ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے بھاگوت اور وشنو پران کے جو گورمکھی نسخے تیار ہوئے تھے وہ بھی ترجمہ کرائے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ فن کاروں کی کیسی سرپرستی کرتے تھے۔

(الجمعیۃ دہلی ۱۲/۱۰/۷۶)

درخواستہائے دعا

(۱) چندہ برائے مرمت چہار دیواری بہشتی مقبرہ و اعانتِ بدر

باغ اور بہشتی مقبرہ کی غربی دیوار کا ایک حصہ گر چکا تھا جس کی فوری مرمت کے لئے احبابِ جماعت کو اخبارِ بدر کے ذریعہ تحریک کی جا رہی ہے۔

اس تحریک کے جواب میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب منشی ظہیر آبادی ساکن حیدرآباد (آندھرا) نے مبلغ پچاس روپے ادا فرمائے ہیں نیز ان کے برادر نسبتی مکرم ظہیر الدین صاحب ٹیلر کے بچے بشیر احمد صاحب کی بچی طاہرہ بیگم صاحبہ کی منگنی مکرم شیخ صاحب کے فرزند شیخ ظفر احمد صاحب سے ہو چکی ہے اس خوشی میں مکرم شیخ صاحب نے اعانتِ بدر میں مبلغ ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احبابِ کرام مکرم شیخ صاحب موصوف کے اخلاص اور مال کی ترقی اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(مینجر بدر قادیان)

(۲) میرے بھتیجے عزیز سلطان احمد ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو تقریباً چار ماہ سے پیٹ میں درد ہے اب پیٹ درد شدت اختیار کر گیا ہے۔ بہت علاج کے بعد بھی افاقہ نہیں ہوا۔ میں بزرگان اور احبابِ جماعت کی خدمت میں عزیز کی کامل شفایابی کے لئے مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جلد عزیز کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

خاکسار: محمد عبد اللہ درویش قادیان

(۳) برادرم مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ رشی نگر (کشمیر) اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت پیشاب کی تکلیف سے بیمار اور کافی کمزور ہو چکے ہیں علاج جاری ہے احبابِ کرام موصوف کی (جو عرصہ ۳۵ سال سے جماعتِ احمدیہ رشی نگر کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں) صحتِ کاملہ عاجلہ اور زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ مبارک احمد بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

(۴) مکرم علیم الدین صاحب تارا کوٹ اڑیسہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے گاؤں میں رہائش کے لئے ایک نیا گھر خریدا ہے اور اس میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہائش شروع کی ہے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کو ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے ہر طرح سے بابرکت فرمائے آمین

مینجر اخبار بدر قادیان

(۵) خاکسار کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے ان کے ازالہ کے لئے اور میرے والد محترم مولوی احمد اللہ صاحب فاضل کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: حمید اللہ بارہ مولا (کشمیر)

مذہبی پیشوا اور ان کا احترام — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

مذہبی کدورت کو دلوں سے مٹانے کے لئے اس اصول کو بطور بنیاد پیش فرمایا کہ ہم سب لوگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو عزت و احترام سے یاد کریں اور کسی کی بھی نندا نہ کریں چنانچہ اسی رسالہ میں آگے چل کر آپ نے اپنے طریقِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانۂ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو وہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں کے اندر نہ پھیلتی خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب اس کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے"۔ اسی بناء پر ہم وید کو خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں"۔

مذہبی پیشواؤں کی نسبت مذکورۃ الصدر نقطۂ نظر کے مطابق آپ نے سری کرشن اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں اپنے اس لیکچر میں فرمایا ہے کہ:۔

"ایک بڑا بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں جن کا نام سری کرشن ہے اور اپنے ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پیرو ان کو نہ صرف ملہم بلکہ پرمیشر کے مانتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔ ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے بابا نانک صاحب ہیں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زدِ عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں ..... بلا شبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے ..... بلا شبہ بابا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ بابا نانک صاحبؒ کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا ..... اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیم سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے"۔

(رسالہ پیغامِ صلح ص۳۱ و ۳۲)

یہ ہے ملک واسیوں کے لئے پائیدار اتفاق و اتحاد کا نظریہ اور اس کی عملی صورت۔ پس اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو مذہبی پیشواؤں کی دل سے قدر کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ہی ان کی عزت و تکریم کو سر آنکھوں پر رکھتا ہے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے تمام نوعِ انسانی کے ساتھ دلی محبت اور الفت سے پیش آتا ہے کہ ایسا انسان ہی نوعِ انسان کا سچا خیرخواہ اور ہمدرد سمجھا اور مانا جا سکتا ہے ...!!

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS 600004
PHONE NO. 76360

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر دنیا بھر کی ساہر احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

THE KERALA HORNS
EMPORIUM,
TC. 38/582 MANACAUD
TRIVANDRUM
(KERALA) PIN. 595009

PHONE NO-2351
P.B.NO-128
Cable
"CRESCENT"

THE WEEKLY BADR 143516. QADIAN

گورو تیغ بہادر میوزیم کی مشاورتی کمیٹی

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایدہ اللہ کی شمولیت

مالیر کوٹلہ اور روضہ شریف میں مختصر قیام!

حکومتِ پنجاب کی طرف سے گورو تیغ بہادر میوزیم کے قیام اور اس سلسلہ میں ضروری تجاویز پر غور کرنے کے لئے جناب گورنر صاحب پنجاب کی صدارت میں مورخہ ۱۲؍ کو مشاورتی اجلاس میں شمولیت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ کو دعوت نامہ موصول ہوا تھا۔ چنانچہ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب سلمہٗ مورخہ ۱۲؍ کی صبح کو بذریعہ کار روانہ ہو کر تقریباً ۱۲ بجے دوپہر وہاں پہنچے محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز مکرم فضل الٰہی خان صاحب اور عزیز خالد حسین صاحب تھے۔ چونکہ اجلاس کا وقت بعد دوپہر ۴ بجے تھا اس لئے اس اثنا میں بعض دیگر جماعتی کاموں کی طرف توجہ دی گئی۔

ٹھیک چار بجے محترم صاحبزادہ صاحب راج بھون میں پہنچے جہاں ایک ہال میں اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جناب چیف منسٹر صاحب پنجاب چیف سیکرٹری صاحب اور مختلف طبقوں کے ذمہ دار لیڈر موجود تھے اجلاس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب نے جناب گورنر پنجاب کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اس موقعہ پر گورنر ہاؤس کے عملہ میں بھی کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اگلے روز صبح محترم صاحبزادہ صاحب معہ دیگر افراد براستہ روضہ شریف مالیر کوٹلہ کے لئے روانہ ہوئے تقریباً ۸½ بجے صبح روضہ شریف میں حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مزار پر دعا کی اور تھوڑی دیر قیام کے بعد مالیر کوٹلہ کے لئے روانہ ہوئے جہاں ۱۰½ بجے صبح پہنچے اور بیگم صاحبہ محترم نواب عبدالرحیم صاحب خالد مرحوم کے پاس تعزیت کے لئے گئے کچھ عرصہ وہاں قیام کے بعد مسجد احمدیہ مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے جہاں آجکل مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بطور مبلغ کے مقیم ہیں مسجد میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد قریباً تین بجے بعد دوپہر وہاں سے واپسی ہوئی راستہ میں کچھ وقت جالندھر کے قریب کار کی خرابی کی وجہ سے رکنا پڑا۔ اور قریباً نو بجے بخیریت قادیان واپس پہنچے (نامہ نگار)

اختتام سالِ رواں تحریک جدید

احبابِ کرام! تحریکِ جدید سالِ رواں ۳۱؍ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے لیکن بعض احباب کی عدم توجہ کی وجہ سے ابھی تک چندہ تحریکِ جدید ادا نہیں ہوا۔ برائے مہربانی ایسے احباب جلد متوجہ ہو کر ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ پیچھے رہنے والے ہو جائیں۔ تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے دعا کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے"۔

حضورؓ نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔ جماعت کے ہر فرد اور ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین:

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

① محترمہ سیدہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مطیع اللہ صادق صاحب مقیم لنڈن کو کچھ عرصہ قبل کار ایکسیڈنٹ میں ریڑھ کی ہڈی پر سخت چوٹ آئی تھی درمیان میں آرام آگیا تھا مگر اب چند ہفتوں سے یہ درد پھر شروع ہو گئی ہے اور شدید تکلیف ہے۔ محترمہ موصوفہ نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے جمع کرائے ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ② محترم سید مطیع اللہ صادق صاحب مقیم لنڈن کی ہمشیرہ محترمہ صادقہ نعیمہ صاحبہ مقیم کراچی کو Breast Cancer کی تکلیف ہے ڈاکٹروں نے آپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ سید صاحب موصوف اور دیگر عزیز و اقارب اس وجہ سے سخت فکر مند ہیں۔ ③ محترمہ مسز شمیم احمد صاحبہ آف صادق ہال انگلینڈ اپنے لئے اور اپنے میاں اور بیٹے کی خیر و عافیت دینی و دنیوی

احمدیہ کانفرنس جمشید پور بہار

قارئین "بدر" کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ اور ۲۱؍ نومبر ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ اور اتوار جماعت احمدیہ جمشید پور کی طرف سے احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے جس میں ہر مذہب اور ملت کے علماء اپنے اپنے پیشواؤں اور ان کی تعلیم اور زندگی کے بارے میں تقریر فرمائیں گے۔

لہٰذا زیادہ سے زیادہ احباب کانفرنس میں شمولیت کی کوشش فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے آمین

خاکسار

ناصر احمد (صدر جماعت احمدیہ جمشید پور)

P.O- MANGO- JAMSHEDPUR (BEHAR)

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہے اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں جملہ جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمائیں۔

پس مقامی عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہوں اور آئندہ کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا جات جلد ادا کریں اور اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ اموال میں برکت ڈالے گا۔

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احبابِ جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں اور قربانی کے معیار کو بلند کر کے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے مستفیض ہونے کی خواہشمند ہیں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مندرجہ بالا سب بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور اپنے نیک مقاصد میں کامیابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - محمود احمد عارف درویش قادیان

④ خاکسار کے نانا جان کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کے خالو منور احمد صاحب تنویر سرکاری ملازمت کے لئے کوشش کر رہے ہیں انکو ملازمت ملنے کے لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار - منیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان